بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 37

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

08 ربیع الاوّل 1446 ہجری قمری • 12 رتبوک 1403 ہجری شمسی • 12 ستمبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ ؕ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ ۞

(سورہ ابراہیم، آیت 35)

ترجمہ: اور اُس نے ہر چیز میں سے تمہیں دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو کبھی اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً انسان بہت ظلم کرنے والا (اور) بہت ناشکرا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 06 ستمبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جائے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گم شدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لبِ مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر یہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جوان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 34، ایڈیشن 2018، قادیان)

خواہ کوئی قربانی تمہیں کتنی ہی بے مصرف دکھائی دیتی ہو تمہارا کام ہچکچاہٹ کا اظہار کرنا نہیں، تمہارا کام قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو جھونک دینا ہے

تمہارا جرنیل تمہیں جو کچھ کہتا ہے تم کرو اور جس طرف تمہیں لے جانا چاہتا ہے اُس کے پیچھے جاؤ یہی روح ہے جس کے نتیجے میں تمہیں خیر اور برکت حاصل ہو گی اور جس کے بعد دنیا کی کوئی قوم تمہارے مقابلہ میں کھڑی نہیں ہو سکے گی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 37 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہمیں ایک ایسا واقعہ نظر آتا ہے جس میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہی سبق دیا تھا کہ بعض دفعہ ایسی قربانی بھی کی جاتی ہے جس کا بظاہر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا، مگر پھر بھی قوم کو قربانی میں حصّہ لینا پڑتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین مکّہ سے صلح کر لی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندر اس قدر بے چینی پیدا ہوئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی بھی گھبرا گیا اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم حج کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر یہ کب کہا تھا کہ اسی سال کریں گے۔ غرض صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا جس سے انہیں دو چار ہونا پڑا۔ اسی لئے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قربانیاں یہیں ذبح کر دو تو وہ حیران ہوئے کہ ہمیں یہ کیا حکم دیا گیا ہے۔ قربانی تو مکّہ میں ہونی تھی اور پھر عمرہ یا حج کے بعد ہونی تھی۔ مگر ہمیں یہیں قربانی کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جب ہم مکّہ گئے نہیں، خانہ کعبہ کا ہم نے طواف نہیں کیا، عمرہ یا حج نہیں کیا، تو قربانی کیسی۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم قربانیاں کرنے میں شامل نہیں ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے اور اپنی ایک بیوی سے فرمایا کہ آج تیری قوم کو میں نے یہ حکم دیا تھا مگر اُس نے میری اس بات کو نہیں مانا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ انہوں نے محبت کی کمی کی وجہ سے ایسا نہیں کیا بلکہ اس صدمہ کا اُن کی طبیعتوں پر اسقدر اثر ہے کہ وہ اپنے حواس میں نہیں رہے۔ آپ اپنی قربانی کو ذبح کرنا شروع کر دیجئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کچھ نہ کہیں،

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: اُسی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ اور اس کے بیٹے سے زیادہ اسے پیارا نہ ہوں۔

(بخاری کِتَابُ الۡاِیۡمَانِ بَابُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ اَنۡ یُّحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ)

حصولِ علم اور تعظیم استاد کی تلقین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لیے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم و تکریم کرو اور اس سے ادب سے پیش آؤ۔

(الترغیب والترھیب جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور 23 راگست 2024 (مکمل متن)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

مجلس اطفال الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

جنازہ حاضر و غائب، وصایا، نظم

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ہر انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے یعنی میں نے اس کو ہرا دیا ہے اور وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا

ہر انسان کے اندر ایک شیطان موجود ہے، جب انسان پر برے خیالات کا حملہ ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے
اور اچھے نیک خیالات فرشتوں کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لیے ایک نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں شیاطین ہیں، جتنے انسان ہیں اتنے ہی شیطان ہیں

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مجھے دیکھنا ہے تو میری قدرتوں کو دیکھو
جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کر لیتا ہے تو وہی اس کا دِکھنا ہے

عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ کر نوافل نہیں ادا کرنے چاہئیں، پہلے کچھ دیر سونا چاہیے پھر آدھی رات کے بعد اٹھ کر نفل پڑھنے چاہئیں
یا پھر جو بھی نفل پڑھنے ہیں وتروں سے پہلے پڑھ لیں

اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امت مسلمہ کو امّت واحدہ بننا چاہئے
امت میں وحدت پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو Symbol بنایا تھا کہ اسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور ایک امت بنکے رہو نہ کہ فرقے بنکے
یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ دنیا میں مسلمان خانہ کعبہ کی طرف قبلہ رکھ کے نماز پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی آپس میں لڑتے ہیں

نمازیں اچھی طرح پڑھیں، اپنے اخلاق اچھے رکھیں، اچھی باتیں کریں
اور اگر سکول میں ہیں تو اچھے سٹوڈنٹس بنیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ لوگ ہماری طرف توجہ کریں گے
جب توجہ کریں گے تو اسی طرح تبلیغ ہو جائے گی اور جب تبلیغ ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتیجے بھی نکالے گا

کوئی بھی ایسی بات جس میں شرک ہوتا ہو جس میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بات کی جاتی ہو وہاں تم نے نہیں جانا
کرسمس، ایسٹر پارٹیاں ہوتی ہیں، اگر سکول تمہارے لیے compulsary کر دیتا ہے کہ ضرور تم نے آنا ہے تو وہاں چلے جاؤ، بیٹھے رہو
لیکن ان کے ساتھ Jesus is the son of God کی نظمیں نہ پڑھنے لگ جانا

احمدی بچّے بہتر اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کوئی ایسا پیشہ اختیار کریں جس سے انسانیت اور دنیا کی خدمت ہو مثلاً ٹیچنگ، میڈیسن، انجینئرنگ

❁❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ سویڈن کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁❁

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 20/نومبر 2022ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ سویڈن کی آن لائن ملاقات ہوئی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ مجلس اطفال الاحمدیہ سویڈن نے مسجد ناصر، گاتھن برگ سے آن لائن شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد ایک طفل نے حدیث مع اردو ترجمہ پیش کی۔ بعد ازاں ایک طفل نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے ایک انتخاب خوش الحانی سے پیش کیا۔ جس کے بعد ملفوظات میں سے اقتباس پیش کیا گیا۔ بچوں کو حضر انور نے ازراہ شفقت سوال پوچھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ انبیاء کا کام لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے جبکہ شیطان کا کام لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں انبیاء مبعوث کیے ہیں تو کیا شیطان بھی ایک سے زائد ہیں؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ شیطان نے بھی اپنی بڑی ٹیم بنائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء مبعوث کیے ہیں۔ جہاں نبی کو بھیجا جاتا ہے اسی جگہ شیطان بھی اپنا کام کرنے پہنچ جاتا ہے۔

شیطان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ شیطان کوئی Physical چیز نہیں جبکہ انبیاء انسانوں میں سے بنتے ہیں۔ انسان کے دل میں اٹھنے والے خیالات بھی شیطانی ہو سکتے ہیں۔ جب نبی لوگوں کو نیک کام کرنے کی تلقین کرتا ہے تو فرشتے نیک لوگوں کو نبی کی پیروی کرنے کی تحریک کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف شیطان ان کو نبی کی بات نہ ماننے کا کہتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا جس کا مطلب تھا کہ وہ لوگوں تک آدمؑ کا پیغام پہنچائیں۔ اس وقت شیطان نے آدمؑ کا مددگار بننے کا انکار کیا اور بغاوت کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہیں اور ہر اس شخص کو جو تمہاری پیروی کرے گا سزا دوں گا۔ شیطان نے کہا کہ ٹھیک ہے مگر مجھے قیامت کے دن تک مہلت دو تاکہ میں لوگوں کو گمراہ کر سکوں۔ اللہ نے کہا کہ ٹھیک ہے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرو۔ خلاصہ یہ کہ جب بھی انبیاء کی بعثت ہو اور وہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تبلیغ کریں وہاں شیطان ہمیشہ لوگوں کو بری باتیں سکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ شیطان اور اس کی پیروی کرنے والوں کو سزا دے گا۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جب ایسے لوگ یا اقوام فوت ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہوں گی تب شیطان کہے گا کہ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جبکہ میرا وعدہ جھوٹا نکلا جس کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے نبی کا انکار اور شیطان کی پیروی کرنے کی وجہ سے ایسے لوگوں کو سزا دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ہر انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ یعنی میں نے اس کو ہرا دیا ہے اور وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس ہر انسان کے اندر ایک شیطان موجود ہے۔ جب انسان پر برے خیالات کا حملہ ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور اچھے نیک خیالات فرشتوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں شیاطین ہیں۔ جتنے انسان ہیں اتنے ہی شیطان ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مجھے دیکھنا ہے تو میری قدرتوں کو دیکھو۔ تم دیکھو کہ میں نے کیسی خوبصورت دنیا بنائی ہے۔ کتنے اونچے پہاڑ بنائے ہیں۔ سویڈن میں رہتے ہو، تمہارے ساتھ ہی ناروے ملک ہے۔ وہاں Northern Lights ہیں جہاں برف پڑی رہتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ سویڈن خوبصورت ملک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے خوبصورت بنایا ہے۔ اونچے پہاڑ بھی ہیں، درخت بھی ہیں، نیچے valleys بھی ہیں۔ پلین (plain) جگہیں بھی ہیں۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھ کے پہچانو۔

اللہ تعالیٰ کی physical body تو نظر نہیں آتی۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح رو کے دعا کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کر لیتا ہے تو وہی اس کا دِکھنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھاتا ہے، تمہاری دعائیں قبول کرتا ہے، اسی کو اللہ تعالیٰ کا دیکھنا کہتے ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ عشاء کی نماز کے بعد اگر وتر پڑھ لیے ہوں تو کیا اس کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ کر نوافل نہیں ادا کرنے چاہئیں بلکہ پہلے کچھ دیر سو کر پھر اٹھ کر تہجد کے نفل ادا کرنے چاہئیں۔ پہلے کچھ دیر سونا چاہیے پھر آدھی رات کے بعد اٹھ کر نفل پڑھنے چاہئیں۔ یا پھر جو بھی نفل پڑھنے ہیں وتروں سے پہلے پڑھ لیں۔ یہ وہ طریق ہے جو ہمیں سکھایا گیا ہے اور یہی سنت ہے۔ ہمیں اُسی عملی نمونے کی پیروی کرنی ہو گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں کر کے دکھایا اور ان کا وہی

طریق تھا جو میں نے ابھی بتایا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے پھر ہم کعبہ کی طرف منہ کر کے کیوں نماز پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کسی چیز کی طرف concentrate کرنے کیلئے ایک جگہ ہونی چاہیے جہاں سب نماز پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک symbol بنا دیا کہ مَیں تو ہر جگہ ہوں لیکن یہ میرا ایک symbol ہے، پہلا گھر ہے جو دنیا میں سب سے پہلے بنا اور بعد میں نبیوں نے اس کی تعمیر کی۔ پہلے پرانے نبیوں نے بنایا پھر حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر نو کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں دوبارہ اس کی تعمیر ہوئی۔ بعد میں بھی ایک دو دفعہ اس کو نقصان پہنچا تھا۔ پھر اس کی تعمیر ہوئی لیکن بہرحال ایک symbol، ایک مرکز بنا دیا کہ اس طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

اس سے پہلے مسلمان جب مکہ میں ہوتے تھے تو بیت المقدس یا مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے لیکن جب مدینہ چلے گئے تو اس وقت پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی ہے تا کہ ایک symbol رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر ہے اس کی طرف نماز میں توجہ کرو۔ باقی اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے اور اصل چیز یہ ہے کہ جب انسان سجدہ کر رہا ہو تو اس کا دل بھی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا چاہیے اور اس کو پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ یہ سجدہ کرو اس لیے میں سجدہ کر رہا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ امت میں ایک وحدت اور اکائی پیدا کرنے کے لیے، ایک ہونے کے لیے، ہم نے خانہ کعبہ کو ایک symbol بنا لیا۔ اب تم نارتھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تمہارا بھائی ساؤتھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے کوئی ایسٹ میں نماز پڑھے کوئی ویسٹ میں نماز پڑھے تو ہر ایک کا مختلف سجدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امت مسلمہ کو ایک امت واحدہ بننا چاہیے۔ ایک امت بننا چاہیے۔ اور اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ میاں نے اس لیے بھیجا اور آپ کو الہام بھی ہوا کہ سب مسلمانوں کو دین واحد پہ جمع کرو۔ خانہ کعبہ بھی ایک symbol ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک symbol بنا دیا اور تمہیں کہہ دیا کہ سب اس کی طرف رخ کرو تا کہ پتا لگے کہ مسلمان ایک ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ دنیا میں مسلمان خانہ کعبہ کی طرف قبلہ رکھ کے نماز پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی آپس میں لڑتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو اس لیے یہ symbol بنایا تھا کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور ایک امت بن کے رہو نہ کہ فرقے بن کے۔ لیکن کیونکہ یہ تفرقہ بھی ہونا تھا، اللہ تعالیٰ کو پتا تھا کہ انسان کی فطرت ہے وہ اس طرح کرتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرمایا کہ آخری زمانے میں مَیں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجوں گا جو تمہاری امت کو پھر اکٹھا کرے گا۔ تو ہم احمدیوں نے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور آپؑ کے آنے کا مقصد یہی تھا کہ تمام مسلمانوں کو جمع کریں اور تمام دوسری دنیا کے لوگوں کو بھی جمع کریں اور ایک امت واحدہ بنا دیں تا کہ سارے اکٹھے ہو کے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں اور یہ اظہار کریں کہ ہم سب ایک ہیں اور ہم سب ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اس وقت دنیا کے لیے ایک خدا کا جو symbol بنایا ہوا ہے وہ خانہ کعبہ ہے جس کی طرف ہم نے منہ کر کے نماز پڑھنی ہے تا کہ ہماری اکائی اور unity قائم رہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ہندو اور عیسائی بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ ہماری نماز میں اتنی movements کیوں ہیں؟ ہم بھی صرف بیٹھ کر کیوں نہیں نماز ادا کرتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کی تو نماز ہے ہی کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کی عبادتیں کیا ہیں۔ خانہ کعبہ میں آتے ہیں تالیاں بجا کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے عبادت کر دی۔ یا بعض لوگ اس طرح ہاتھ کھڑے کر کے [حضور انور نے دونوں ہاتھ بلند کر کے دکھائے] عبادت کرتے ہیں کہ عبادت کر لی۔ یا یوں ہو گئے [حضور انور نے سر جھکا کر دکھایا] تو بس عبادت ہو گئی۔ یہ عبادت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عبادت کا perfect طریقہ سکھایا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ہاتھ باندھو۔ تم کسی بڑے آدمی کے پاس جاتے ہو تو اس کی عزت واحترام کرنے کے لیے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہو جاتے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے کے لیے دل میں ایک اور کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پھر نیچے جھکتے ہو۔ وہ رکوع کی حالت آ جاتی ہے۔ بے چینی سے پھر کھڑے ہو کے کہتے ہو اللہ تعالیٰ میری سن لے۔ بعض دفعہ آدمی بڑا desperate ہوتا ہے، بڑا بے چین ہوتا ہے تو پھر کھڑے ہو کے کسی سے مانگتا ہے۔ کھڑے ہو کے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہو۔ پھر بے چینی کی حالت طاری ہوتی ہے۔ پھر تم ایک دم سجدے میں چلے جاتے ہو۔ اللہ میاں سے پھر رو رو کے دعا مانگتے ہو۔ پھر اٹھ کے بیٹھتے ہو۔ پھر سجدے میں چلے جاتے ہو۔ پھر کھڑے ہو کے نماز پڑھتے ہو۔ پھر التحیات پہ بیٹھ کے دعائیں پڑھتے ہو اور پھر سلام پھیرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے نماز میں ہمیں یہ مختلف postures اس لیے سکھائے ہیں کہ یہ انسان کی عاجزی کی مختلف حالتیں ہیں۔ کسی بھی بڑے آدمی کے سامنے پیش ہو اور بات منوانی ہو یا تم نے اپنے اماں ابا سے کوئی ضد کرنی ہو تو چیختے ہو، کبھی ہاتھ پیر مارتے ہو، کبھی نیچے زمین پر بیٹھ جاتے ہو، کبھی کھڑے ہو جاتے ہو۔ چھوٹے بچے اس طرح کرتے ہیں۔ تم تو اب بڑے ہو گئے ہو تم نہیں کرتے ہو گے۔ جب چھوٹے تھے تو اس طرح ضد کرتے تھے۔ وہ نیچرل طریقہ ہے۔ کبھی ضد کر کے زمین پہ لیٹ گئے، کبھی بیٹھ گئے، کبھی کھڑے ہو کر چیخنا شروع کر دیا۔ تو اپنی بات منوانے کے لیے انسانی فطرت میں یہ مختلف حالتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں ہی یہ مختلف حالتیں سکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ تو اس طرح مختلف postures اختیار کرو، مختلف شکلیں بناؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کے آگے دعائیں بھی کرو۔ نماز کے مختلف الفاظ بھی سکھا دیے۔ پھر کہا رو رو کر دعائیں کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی کر لیتا ہے۔ تو ہمارا طریقہ بڑا perfect ہے۔ صرف بیٹھ کے آرام کرنے والا طریقہ نہیں۔ یہ نیچرل طریق ہے جو فطرت کے مطابق ہے۔ کسی بھی چیز کو مانگنے کے لیے، کسی بڑے آدمی کے پاس جانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑی ہستی کوئی نہیں۔ اس لیے جب ہم اللہ کے پاس جاتے ہیں تو یہ سارے postures اختیار کرتے ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ قادیان دارالامان کا لنگر خانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے لنگر خانے، کیا ان سب کی برکات اور اہمیت ایک جیسی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بعثت کا ایک مقصد، بہت سارے کام جو سپرد کیے گئے ہیں، ان میں سے ایک لنگر خانہ بھی ہے۔

تبلیغ کے لیے جو لوگ آتے ہیں، ضرورت مند لوگ آتے ہیں، دین سیکھنے کے لیے لوگ آتے ہیں، ان کے لیے لنگر جاری ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو لنگر جاری تھا اس کی اپنی بہت بڑی برکات تھیں۔ بہرحال وہ نبی کے زمانے کا لنگر تھا۔ لیکن اب جو لنگر جاری ہے وہ اور اس کے بعد قائم ہونے والے لنگر مثلاً اب جو یہاں اسلام آباد میں ایک لنگر چل رہا ہے جہاں خلیفہ وقت رہتے ہیں یہ لنگر بھی اسی لیے چل رہا ہے کہ لوگ دین سیکھنے کے لیے یا دینی مقاصد کے لیے آتے ہیں۔ اسی لیے جو دنیا میں دوسرے لنگر چل رہے ہیں وہ مستقل تو نہیں چلتے لیکن جلسے کے دنوں میں چلتے ہیں یا اجتماعوں پہ چلتے ہیں یا جماعت کا کوئی اجتماعی فنکشن ہو رہا ہو تب چلتے ہیں۔ تو وہ ایک دینی مقصد سیکھنے کے لیے چلتے ہیں اور دینی مقصد کیا ہے؟ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تعلیم کو نئے سرے سے صحیح طرح بتانے کے لیے دنیا میں بھیجا تھا اس کو بتایا جائے۔ لوگ سیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ جو سیکھنے کے لیے آتے ہیں تو ان کو کھانے کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ ان کو کھانا بھی دینا پڑتا ہے۔ تو اب وہ لنگر خانے جو بھی دینی مقصد کے لیے جاری ہوں گے دین کی تعلیم کو جاری کرنے کے لیے جاری ہوں گے ان لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے جاری ہوں گے جو دین سیکھنے کے لیے آتے ہیں تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقصد کو بھی پورا کرنے والے ہیں جو لنگر خانہ بنانے کا مقصد تھا۔ تو اسی لیے سارے ایک ہو جائیں گے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ میں سویڈن میں تبلیغ کا کون سا طریقہ اختیار کروں کہ دوسروں کو احمدی کر سکوں؟

اس پر حضور انور نے اس طفل سے اس کی عمر دریافت فرمائی جس پر اس طفل نے بتایا کہ وہ دس سال کا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کمال کر دیا تمہارے بڑے اعلیٰ خیالات ہیں ماشاء اللہ۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ تم دس سال کے ہو گئے ہو تمہارے پہ نمازیں فرض ہو گئیں۔ پانچ نمازیں پڑھا کرو۔ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تبلیغ کرنے کی توفیق دے اور تمہارے تبلیغ کے کام میں برکت رکھے۔ پھر دین کا علم سیکھو۔ تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ تم مسلمان کیوں ہو؟ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیوں مانا ہے؟ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں مانا ہے؟ تم خلیفہ وقت کی بیعت میں کیوں آئے ہو؟ تم احمدی کیوں ہو؟ احمدیت کیا چیز ہے؟ یہ ساری باتیں تمہیں اچھی طرح پتا ہونی چاہئیں۔ پھر جب یہ پتا ہوں گی کہ مَیں احمدی کیوں ہوں، مَیں مسلمان کیوں ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو تعلیم لائے وہ perfect اور کامل تعلیم تھی یہ قرآن کریم میں درج ہے۔ مَیں نے اس کے اوپر عمل بھی کرنا ہے۔ پھر تم عمل کرو گے۔ جب عمل کرو گے تو تمہاری عبادتیں، تمہاری نمازیں اور زیادہ اچھی ہو جائیں گی۔ تمہارے اخلاق زیادہ اچھے ہو جائیں گے۔ تمہارے میں اور دوسرے سٹوڈنٹس میں فرق نظر آئے گا۔ دوسرے سٹوڈنٹس دیکھیں گے کہ یہ لڑکا پڑھائی میں بھی ہوشیار ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہے، وقت پہ نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اچھے ہیں یہ کسی سے لڑائی نہیں کرتا۔ بری باتیں نہیں کرتا۔ گندی زبان استعمال نہیں کرتا تو تمہاری عمر کے بچے یا تمہارے سے دو چار سال بڑے تمہاری طرف توجہ کریں گے۔ جس طرح تمہاری عمر بڑھتی جائے گی اپنے ماحول میں انہی چیزوں کو تم زیادہ کھول کر بیان کرتے رہنا اور جب لوگ تمہارے اخلاق دیکھیں گے، تمہارے اندر اچھی باتیں دیکھیں گے، تمہاری طرف توجہ کریں گے پھر وہ تمہارے سے پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ پھر تم ان کو بتانا کہ مَیں کون ہوں، مَیں کس قسم کا مسلمان ہوں۔ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ احمدی مسلمان کیا ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صحیح تعلیم بتانے کے لیے بھیجا اور مَیں نے ان کو مانا۔ تو اس طرح تم تبلیغ کرو گے۔ ہمارا کام ہے تبلیغ کرنا۔ ان پہ اچھا اثر ہوگا۔ اس میں سے جو نیک فطرت لوگ ہوں گے جن کے بارے اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ تمہاری باتیں سن کے احمدیت قبول کر لیں، وہ قبول کر لیں گے۔ اور جو بچے ہیں ان کے دل میں اچھے خیال پیدا ہوں گے اور اگر تمہارا ان سے تعلق رہے گا تو بڑے ہو کر وہ خود سوچیں گے اور پھر احمدی ہو جائیں گے۔ جب تم بڑے ہوتے جاؤ گے اور بڑوں کو تبلیغ کرتے جاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے، پیغام پہنچا دو باقی ہدایت مَیں دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سمجھے گا کہ جس کے اندر کوئی نیکی ہے جو شیطان کے پنجے سے آزاد ہونا چاہتا ہے اس کو پھر اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا اور وہ احمدی ہو جائے گا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھا رکھیں، اپنی نمازیں اچھی طرح پڑھیں، اپنے اخلاق اچھے رکھیں، اچھی باتیں کریں اور اگر سکول میں ہیں تو اچھے سٹوڈنٹس بنیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ لوگ ہماری طرف توجہ کریں گے۔ جب توجہ کریں گے تو اسی طرح تبلیغ ہو جائے گی اور جب تبلیغ ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتیجے بھی نکالے گا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ سکولز میں Halloween یا ایسٹر کی جو پارٹیز ہوتی ہیں کیا ہم احمدی بچوں کو ان میں جانا چاہیے؟ Christmas

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ گھروں میں تم نے کسی کے ساتھ مانگنے کے لیے نہیں جانا۔ ہاں اگر کوئی بچے مختلف شکلیں بنا کے تمہارے گھر مانگنے آ جاتے ہیں تو چاکلیٹ اور ٹافیاں نکال کے دے دو۔ کوئی بھی ایسی بات جس میں شرک ہوتا ہو جس میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بات کی جاتی ہو وہاں تم نے نہیں جانا۔ کرسمس، ایسٹر پارٹیاں ہوتی ہیں وہاں اگر لوگ اپنے طور پر نظمیں پڑھ رہے ہیں Jesus Christ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ گانے نہیں گانے۔ ویسے اگر سکول تمہارے لیے compulsary کر دیتا ہے کہ ضرور تم نے آنا ہے تو وہاں چلے جاؤ، بیٹھے رہو، attend کر لو لیکن ان کے ساتھ Jesus is the son of God کی نظمیں نہ پڑھنے لگ جانا۔ یہ نہیں کہنا تم نے۔ ہم تو ایک خدا کو مانتے ہیں۔ باقی اگر وہاں جانا compulsory نہیں ہے تو پھر نہ جانا ہی بہتر ہے۔ گھر میں بیٹھ کے تم کوئی اچھے کام کر لو اور اگر پارٹی میں جانا لازمی ہے تو جاؤ۔

باقی کرسمس اور ایسٹر وغیرہ پر اپنے دوستوں کو جہاں تک تحفے دینے کا سوال ہے تو تم تحفے دے سکتے ہو تا کہ تمہارے ان سے تعلقات اچھے رہیں اور اچھے اخلاق کا بھی مظاہرہ ہو۔ تحفہ دینے میں کوئی ہرج نہیں لیکن ان کے ساتھ نظمیں گانا اور گانے پڑھنا جس میں شرک ہو وہ نہیں کرنا۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی جس میں اللہ تعالیٰ کے خلاف بات ہوتی ہو یا اللہ کے مقابلے پر کسی کو کھڑا کیا جائے۔ ہاں اگر compulsory ہے تو پیچھے بیٹھ کے تم دیکھتے رہو کہ یہ لوگ کیا تماشے کر رہے ہیں۔ لیکن ان سے متاثر یا impressed نہیں ہو جانا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ حضور انور کا bodyguard کس طرح بن سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ احمدی بچوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کوئی ایسا پیشہ اختیار کریں جس سے انسانیت اور دنیا کی خدمت ہو مثلاً medicine, engineering یا teaching۔

حضور انور نے اس طفل کو فرمایا کہ اسے فی الحال اپنی پڑھائی پر توجہ دینی چاہیے اور جب secondary school مکمل کر لے تو فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس نے کیا بننا

ہے۔ اگر اسے سیکورٹی گارڈ بننے کا شوق ہے یا وہ پڑھائی میں اچھا نہیں تو پھر سیکورٹی گارڈ بننے کے لیے پروفیشنل ٹریننگ حاصل کرنا ضروری ہے۔ حضور انور نے اس بات پر زور دیا کہ احمدی بچوں کو پڑھائی میں اچھا ہونا چاہیے اور خدمت انسانیت کرنے والا ہونا چاہیے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ایک بچہ جو وقف نو میں شامل نہیں جماعتی خدمت کیسے کرسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو تو 1987ء میں شروع ہوا ہے اس سے پہلے لوگ جماعت کی خدمت نہیں کرتے تھے؟ مَیں تو وقف نو نہیں ہوں۔ اللہ میاں خدمت کی توفیق دے ہی رہا ہے۔ بہت سارے لوگ وقف نو نہیں ہیں اور خدمت کر رہے ہیں۔ 1987ء سے پہلے بھی لوگ وقف کرتے تھے اور خدمت کرتے تھے۔ اگر تم وقف نو نہیں ہو تو پڑھائی کرو۔ وقف نو نہیں بھی ہو تب بھی جامعہ میں جاسکتے ہو۔ تم ڈاکٹر بن کے جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کر سکتے ہو۔ تم وکیل بن کے خدمت کر سکتے ہو تم کوئی اور پروفیشن جیسے ٹیچر بن کے خدمت کر سکتے ہو۔ اور اگر تم نوکری بھی کر رہے ہو تو اچھے اخلاق دکھا کے لوگوں کو بتا کے کہ میں احمدی ہوں جماعت کا پیغام پہنچا سکتے ہو۔ ہفتہ میں اپنے ایک دو دن وقف کر کے تبلیغ کر کے تم جماعت کی خدمت کر سکتے ہو۔ جماعت کے اور کاموں میں حصہ لے سکتے ہو۔ بہت سارے کام ہیں۔ سارے وقف نو تو جماعت کی باقاعدہ خدمت نہیں کر رہے۔ وہ بھی باقی لڑکوں کی طرح اپنے اپنے کام ہی کر رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی کر سکتے ہو۔ اگر وہ وقف نو مربی بن سکتے ہیں تم بھی بن سکتے ہو۔ وہ ڈاکٹر بن کے خدمت کر سکتے ہیں تم بھی کر سکتے ہو۔ وہ انجینئر بن کے خدمت کر سکتے ہیں تم بھی کر سکتے ہو۔ وہ وکیل (Lawyer) بن کے خدمت سکتے ہیں تم بھی کر سکتے ہو۔ وہ ٹیچر بن کے خدمت کر سکتے ہیں تم بھی کر سکتے ہو اور اگر وہ weekend پہ یا ویسے weekdays میں اپنا وقت دے کے جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں تم لوگ بھی کر سکتے ہو۔ فرق تو کوئی نہیں ہے۔ صرف وقف نو میں یہ ہے کہ وقف نو کا ایک بانڈ (bond) ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ضرور وقف کریں گے۔ لیکن اگر کوئی بانڈ فِل کر کے وقف نہیں کرتا تو پھر اس کا یا عام لڑکے کا کیا فرق ہے؟ کوئی فرق نہیں۔ تم وقف نو نہیں ہو تب بھی سب کچھ کر سکتے ہو۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا کسی فوت شدہ کی طرف سے صدقہ دیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ فوت شدہ کی طرف سے صدقہ اور چندہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح فوت شدہ کی طرف سے charities یا trusts بھی قائم کیے جا سکتے ہیں جس سے ضرورتمند مدد حاصل کر سکتے ہوں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ چھوٹی عمر میں اللہ میاں سے دوستی کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو بڑی عمر میں کرنا چاہیے وہی چھوٹی عمر میں بھی کرنا چاہیے۔ نماز پڑھو، اللہ میاں سے دعا کیا کرو کہ اللہ میاں مجھے اپنا دوست بنا لے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اچھی باتیں کہی ہیں وہ کرو اور بری باتوں سے بچ کے رہو تو اللہ تعالیٰ دوست بنا لیتا ہے۔ جتنی بھی نماز آتی ہے اس میں دعا کرو۔ حضور انور نے اس طفل سے اس کی عمر دریافت کی جس پر اس نے بتایا کہ وہ سات سال کا ہے۔ حضور انور نے اس کو پوچھا کہ کیا وہ نمازیں پڑھتا ہے؟ جس پر اس نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ حضور انور نے فرمایا کہ بس نماز میں دعا کیا کرو اللہ میاں مجھے اپنا دوست بنا لے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا ہم آئندہ آپ سے مصافحہ کرسکیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹی وی پر بیٹھ کر تو نہیں کر سکیں گے۔ ویسے ملیں گے تو کر لیں گے۔ ٹی وی پہ تو مَیں یوں کروں گا [حضور انور نے سکرین کی طرف ہاتھ بڑھایا] تم بھی آگے یوں کرو گے [سکرین کی طرف ہاتھ بڑھا کے] اور بیچ میں دو ہزار میل کا فاصلہ ہوگا۔ ہاں یہ کہو کہ کب ملاقاتیں شروع ہوں گی؟ جب کووڈ ہٹ جائے گا تو انشاء اللہ کر لیں گے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کون سی age میں اپنا فون لے سکتے ہیں؟

حضور انور نے پوچھا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ اس پر اس طفل نے بتایا کہ وہ سات سال کا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم نے موبائل لے کر کیا کرنا ہے؟ اگر تم سکول میں ہو تو سکول کی administration کو بتا دو گے وہ تمہاری ماما، ابا کو فون کر کے بتا دیں گے کہ آپ کا بچہ آپ کو یاد کر رہا ہے۔ اگر تم نے کھیلنا ہے تو پتا نہیں کھیلوں میں تم کون سی گیموں میں چلے جاؤ۔ اس لیے تمہارے اماں ابا کے سامنے بیٹھ کے ان کے فون کے اوپر کوئی جائز گیم ہے جس کا کوئی نقصان نہیں وہ تمہیں اگر کھیلنے کی اجازت دے دیں تو تم اس عمر میں بھی کھیل سکتے ہو۔ لیکن ان کے سامنے بیٹھ کے کھیلو تا کہ ان کو پتا ہو کہ کیا کھیل رہا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ تم ایسی جگہ کسی غلط لنک پر چلے جاؤ جہاں گیموں کے بہانے تمہیں وہ بری باتیں سکھانے لگ جائیں، گندی باتیں سکھانے لگ جائیں، کسی غلط قسم کے ٹریپ میں تم آجاؤ یا اپنے اماں ابا کے اکاؤنٹ ہی ان کو دینا شروع کر دو۔ اس طرح بعض بچوں کو وہ غلط رستوں پر ڈال لیتے ہیں۔ ہاں تمہارے اماں ابا اگر کوئی سائٹ یا کوئی گیم تمہیں اپنے فون پہ یا اپنے ٹیبلٹ پہ یا آئی پیڈ پہ کھول کر دے دیتے ہیں تو تم دیکھ سکتے ہو لیکن ان کے سامنے بیٹھ کے چیزیں دیکھا کرو۔ ان کو پتا ہو کہ کیا دیکھ رہے ہو۔ لیکن وہ بھی آدھا گھنٹہ یا گھنٹے سے زیادہ نہیں۔ یہ نہیں کہ سارا دن دیکھ دیکھ کر آنکھیں خراب ہو جائیں اور تم addict ہو جاؤ۔ جب تم بڑے ہو جاؤ گے اور فون کی ضرورت پڑے گی تو پھر تمہارے اماں ابا تو خود ہی تمہیں فون دے دیں گے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ مجھے کیسے پتا چلے گا میں ایک اچھا طفل بن گیا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر تم نمازیں پڑھ رہے ہو۔ اللہ میاں نے کہا ہے کہ سات سال کی عمر میں نمازیں پڑھنی شروع کر دینی چاہئیں، دس سال کے بعد نمازیں لازمی فرض ہو جاتی ہیں۔ تم پانچ نمازیں پڑھ رہے ہو، اللہ میاں سے دعا کر رہے ہو۔ اللہ میاں سے یہ دعا کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بچہ بنائے، اچھا طفل بنائے، اچھا انسان بنائے۔ پھر اگر تم پڑھائی میں اچھے ہو، اپنے سکول میں اچھی پڑھائی کر رہے ہو، ماں باپ کا کہنا ماننے والے ہو، دوسرے بچوں سے لڑائی نہیں کر رہے، ان سے اچھے اخلاق سے پیش آتے ہو، اچھی زبان استعمال کرتے ہو، اچھے moral ہیں تو تم اچھے بچے ہو، اچھے طفل ہو۔ یہی اچھے طفل کی خصوصیات ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے مگر غیر احمدی مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے یا ان کی بیعت نہیں کرتے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بخشنا یا نہ بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میرے نبیوں پہ ایمان لاؤ اور قرآن کریم میں مسلمانوں کو یہی کہا ہے کہ سب نبیوں پہ ایمان لاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی بھی فرمائی کہ آخری زمانے میں مسیح و مہدی آئے گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ وہ امت میں سے آئے گا اور مسلمانوں میں سے ہی آئے گا۔ وہ مسیح موعودؑ کی صورت میں آ گیا اور ہم نے اسے مان لیا۔ باقی مسلمان نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور پھر مہدی پیدا ہوگا پھر اس کا ظہور ہوگا اور دونوں مل کے یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ خیر وہ لمبی کہانی ہے۔ تو جو بھی آئے گا وہ نبی ہوگا۔ مسلمان بھی مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو نبی کی شکل میں آئیں گے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ جو بھی مسیح موعود بن کر آئے گا وہ نبی کی حالت میں آئے گا۔ ہم نے تو مان لیا انہوں نے نہیں مانا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نہ ماننے کا معاملہ اگلے جہان میں ہے۔ کس کو کیا سزا دینی ہے، کس کو بخشنا ہے، کس کی نیکی پسند آئی، کس کی نیکی پسند نہیں آئی، کس کو کم سزا دینی ہے، کس کو زیادہ سزا دینی ہے۔

اس دنیا میں جو لوگ فساد اور ظلم کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی سزا دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ان کو سزا دے گا۔ باقی قوموں پر تباہیاں صرف اس وجہ سے نہیں آتیں کہ انہوں نے نبی کا انکار کر دیا بلکہ اس لیے آتی ہیں کہ پھر وہ ظلم بھی کرتے ہیں۔ اب مسلمانوں کو اکثر جگہ دیکھ لو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی اچھی حالت میں ہیں۔ ان کے پاس پٹرول کے پیسے آگئے، بڑے امیر ملک ہو گئے یا یہ بڑے امیر ہیں۔ ایسا نہیں ہے مسلمانوں کے اور دوسری قوموں کے حالات بھی بہت خراب ہیں۔ اگر نبیوں کا انکار کر کے پھر ان کا استہزا کرو، ان کا مذاق اڑاؤ، ان کے ماننے والوں پر ظلم کرو پھر اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے اور وہ ان کو ضرور دے گا۔ اس کی سزا یہاں بھی دے گا اور اگلے جہان میں بھی دے گا۔ باقی ماننے یا نہ ماننے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے گا؟ اگر ان کی کچھ نیکیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور جو ان کی برائیاں ہیں ان کی برائیوں کا بھی بدلہ دے گا۔ کچھ عرصہ سزا کے طور پر ہر آدمی کو جہنم دیکھنی پڑتی ہے۔ کوئی اس دنیا میں دیکھ لیتا ہے کوئی اگلے جہان میں جا کے دیکھ لے گا۔ بخشنا نہ بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن اس نے کس طرح بخشنا ہے کتنی دیر کے بعد بخشنا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب جہنم خالی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سارے لوگوں کو بخش دے گا لیکن سزا دے کے۔ ہر ایک جو جرم کرتا ہے اسے کچھ عرصہ سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سزا دینی ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، ہم نہیں جانتے۔ لیکن نیکی اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پہ چلیں، اس کو مانیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مسیح موعود نے آنا ہے تم اس کو مان لینا تو ہمارا کام ہے کہ ہم اس کو مان لیں اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھیں کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے گا لیکن ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر بھی چلنا چاہیے۔ اگر ہم احمدی ہو جاتے ہیں مسیح موعودؑ کو مان لیتے ہیں اور مسیح موعودؑ کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا اور اسلام کی صحیح تعلیم کو رائج کرنا۔ اگر ہم نمازیں نہیں پڑھتے تو ہمارا ماننے کا کیا فائدہ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ان لوگوں سے زیادہ گناہگار بن جاؤ گے جنہوں نے نہیں مانا۔ اگر تم نمازیں نہیں پڑھ رہے جو بنیادی مقصد ہے، اگر تمہارے اچھے اخلاق نہیں ہیں، اچھے moral نہیں ہیں تو تم زیادہ گناہ گار بن گئے۔ اگر تم اس دنیا میں بری باتوں میں ملوث ہو، دنیا میں پڑ گئے ہو اور بظاہر یہ دعویٰ ہے کہ میں نے مسیح موعودؑ کو مان لیا ہے تو مَیں بخشا جاؤں گا تو یہ بخشے جانے والی بات نہیں۔ عمل بھی کرنا پڑے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ساتھ عمل کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مجھے ماننا ہے تو عمل کرو۔ صرف اس بات پہ خوش نہ ہو جاؤ کہ میں نے مسیح موعود کو مان لیا ہے۔ ہمیں بھی اتنی فکر کرنی چاہیے بجائے دوسروں کی فکر کرنے کے کہ ہم نے مانا ہے پھر ہمارے اندر پاک اور نیک تبدیلیاں بھی ہونی چاہئیں۔ اگر مان کے بھی ہم نے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا نہیں کیں، ہماری نمازیں اور ہماری عبادت کے سٹینڈرڈ اچھے نہیں ہوئے تو پھر ہمیں بجائے دوسروں کی فکر کرنے کے اپنی فکر کرنی چاہیے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ سورج اور چاند گرہن کے وقت ہم نماز کسوف وخسوف کیوں پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے روٹین کے نظام میں تبدیلی کی ہے۔ اس پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہونا چاہیے۔ اس وقت نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ قیامت کے دن بھی سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس وقت پھر زندگی باقی نہیں رہے گی۔ دل میں خوف رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے برے اثرات سے بچا کر رکھے۔ اور اس کے ذریعہ آئندہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ یاد رہے اور اس کے بد اثرات سے بچائے کیونکہ زندگی میں سورج گرہن کے بھی بعض برے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جو pregnant عورتیں ہیں ان میں بھی اثرات پیدا ہو جاتے ہیں یا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے اثرات سے ہمیں بچا کر رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی اچھی چیزیں عطا فرمائے۔ روٹین کے ہٹنے سے کیونکہ ایک change آتا ہے اور جب بھی کوئی change آئے تو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہونا چاہیے۔ جب بارش ہوتی تھی، بادل آتے تھے یا بجلی کڑکتی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی استغفار پڑھا کرتے اور دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے برے اثرات سے بچا کر رکھے کیونکہ قوموں پہ عذاب بارشوں اور بادلوں کی وجہ سے بھی آیا ہے۔ اس لیے جب بھی کوئی تبدیلی پیدا ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیے۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ چلو پھر اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2022)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(سورۃ الانفال: 29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے اس وقت آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنیوالا ہوگا جب اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائے گا

الحمد للہ آج جلسہ سالانہ جرمنی شروع ہو رہا ہے......اللہ تعالیٰ جلسہ اور تمام انتظامات ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور لوگوں کو تمام پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے

کارکنان اس جذبہ سے کام کریں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور جو چاہے حالات ہو جائیں ہم نے اپنے اخلاق کے معیار بلند رکھنے ہیں اور خدمت کرتے چلے جانا ہے

اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں

اگر آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں پیدا ہوا، اگر آپ کے اخلاقی اور روحانی حالات میں بہتری نہیں ہوئی تو ایسے شامل ہونے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی بیزاری کا اظہار فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شمار ہی اسے کیا ہے جس میں حقیقی تقویٰ اور طہارت پیدا ہو اور اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنی نیکیوں کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرے

آج یہ عہد کریں کہ ہم نے جو عہدِ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اس کو ہم پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے زیر اثر اور آپ کے مشن کو پورا کرتے ہوئے ایمان کو ثریا سے لانے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کریں گے

بیشک کہتے رہیں، لاکھ ہم یہ کہیں کہ ہم احمدی ہیں لیکن اگر عرش کے خدا نے ہمیں اس فہرست میں شامل نہیں کیا تو ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ بھی بیکار ہے

جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو ۲۰۰ دفعہ یہ درود شریف پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ... اور ساتھ ہی سو ۱۰۰ دفعہ استغفار بھی کریں اسی طرح سو ۱۰۰ دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا ورد بھی کریں

یہاں بہت سی علمی تربیتی اور روحانی بہتری پیدا کرنے کے لیے بھی تقاریر ہوں گی۔ انہیں بھی سنیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ جمع ہونیوالے آپس میں تعارف بڑھائیں یعنی آپس میں محبت اور پیار اور تعارف کو بڑھائیں

’’اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تبھی فائدہ دے گی جب ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ صرف کھوکھلے نعروں پر انحصار نہیں کرنے والے ہوں گے

دنیا کے حالات کے لیے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے ملک کے لیے بھی بہت دعا کریں۔

جو میں نے تحریک کی ہے درود شریف دو سو دفعہ پڑھنے اور استغفار سو دفعہ پڑھنے اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ پڑھنے کی...... یہ صرف تین دنوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ مستقل تحریک ہے، ہر احمدی کو مستقل پڑھتے رہنا چاہیے

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۲۴ء کی مناسبت سے جلسے کے اغراض و مقاصد کا پُرمعارف بیان نیز بعض دعاؤں کے وِرد کی خصوصی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 اگست 2024ء بمطابق 23 ظہور 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

الحمد للہ آج جلسہ سالانہ جرمنی شروع ہو رہا ہے۔ اس وقت جرمنی کی جماعت مجھے وہاں جلسہ میں دیکھنا چاہتی تھی لیکن انسان کے ساتھ بشری تقاضے بھی لگے ہوئے ہیں، صحت وغیرہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ اس وجہ سے ڈاکٹر کے مشورے سے آخری وقت میں جرمنی کے سفر کو ملتوی کرنا پڑا اور یہی تجویز ہوا کہ یہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہی جرمنی جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوا جائے اور یہاں سے ہی جرمنی کے جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں سے مخاطب ہوا جائے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہوگا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے کی ایجادوں میں اس نے اس طرح رابطے کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ بہت سے لوگ جو ملاقات چاہتے تھے اس کے سامان اللہ تعالیٰ کسی اَور وقت فرما دے گا۔ بہرحال اس ذریعہ سے کم از کم جلسہ میں شمولیت کی ساٹھ، ستر فیصد کمی تو پوری ہو جاتی ہے۔ وہاں کے نظارے ان شاء اللہ آتے رہیں گے، اِس وقت بھی

میں لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جلسہ اور تمام انتظامات ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور لوگوں کو تمام پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مرتبہ اس انتظام سے ہٹ کر جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کی جرمنی جماعت کو عادت پڑ چکی ہے۔ ہالوں کے اندر اور بنے بنائے انتظام میں جلسہ ہوتا تھا اور جلسہ کی انتظامیہ کو بھی جلسہ گاہ کے لحاظ سے زیادہ انتظام نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اور لوگوں کو بھی عموماً بنی بنائی سہولت مل جاتی تھی لیکن اب کھلی جگہ پر جلسہ کے انتظام کی وجہ سے انتظامیہ کو بھی کچھ دقتیں ہوں گی اور شامل ہونے والوں کو بھی لیکن ان مشکلوں کو برداشت کرنا اور جلسہ کے مقصد کو پورا کرنا دونوں کا، انتظامیہ کا بھی اور شاملین کا بھی مقصد ہونا چاہئے۔ اور مشکلات پر پریشانی اور شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔ آہستہ آہستہ یہ انتظام بہتر ہو جائے گا۔ برطانیہ میں بھی اسی طرح مشکلات ہوتی تھیں اور اب بھی ہیں لیکن اب انتظام بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ پس ان دنوں میں سمجھیں کہ ہم نے ہر مشکل پر ہنسی خوشی اپنے مقصد کو ترجیح دینی ہے۔

ابھی مہینہ نہیں ہوا کہ برطانیہ کا جلسہ منعقد ہوا ہے۔ اس میں بھی جہاں لوگوں نے انتظامات کی تعریف کی ہے وہاں بعض نے کمیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ تو یہ کمیاں کمزوریاں تو ساتھ لگی ہوئی ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش انتظامیہ کرتی ہے اور آئندہ بھی مزید کرے گی ان شاء اللہ۔ اگر سب شاملین تعاون کریں اور کارکنان بھی اپنی مقدور بھر کوشش کریں کہ ہم نے ہر لحاظ سے انتظامات کو اپنی صلاحیتوں اور وسائل کے لحاظ سے بہتر کرنے کی کوشش کرنی ہے تو برکت پڑتی ہے۔ اور اس کے لیے میں تمام ڈیوٹی کرنے والے کارکنان سے کہوں گا کہ سب سے پہلے آپ کا فرض ہے کہ مہمانوں کی بہترین مہمان نوازی کے لیے حتی المقدور خدمت کے جذبہ سے کام کریں۔ ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں۔ ہر شعبہ کا کارکن ہنستے ہوئے مہمان کے ساتھ پیش آئے۔ دعائیں کرتے ہوئے کام کریں۔ اس جذبہ سے کام کریں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور جو چاہے حالات ہو جائیں ہم نے اپنے اخلاق کے معیار بلند رکھنے ہیں اور خدمت کرتے چلے جانا ہے۔ اور مہمان بھی اس مقصد کو سامنے رکھیں جو جلسہ کا مقصد ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے ان تین دنوں میں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے میں مَیں نے جو جلسہ کا مقصد بیان کیا تھا وہی ہمارا مقصد ہے اور ہر جگہ جہاں بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں اسی مقصد کو ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہیے۔ اگر یہ ہوگا تو ہر قسم کی تکلیفوں کو ہر شامل ہونے والا خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرے گا اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ ہم جمع ہو کر اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے سامان بہم پہنچائیں۔ ایسے پروگرام بنائیں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔ اس ارادے اور نیت سے دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ آپس میں محبت پیار اور تعلق کو بڑھانا ہے۔ رنجشوں کو دور کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو بچانا ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہے اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا ہے اور اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ پس جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں صرف انہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے۔ اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا اجرا فرمایا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاحِ خلق اللہ ہے۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

یعنی وہ بنیادی وجہ اور مقصد جس کے لیے میں نے یہ جلسہ کا انتظام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اذن پا کے یہ تدبیر کی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا سے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو حاصل کرنے والا بنوں۔

پس ہر احمدی کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ دنیا میں ہر احمدی کو عموماً بھی سامنے رکھنا چاہیے صرف خاص طور پر جلسہ کے لئے نہیں۔ لیکن خصوصاً آپ لوگ جو یہاں جلسہ پر جمع ہوئے ہیں ان کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر یہ باتیں آپ کریں گے تو جلسے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے اور تب ہی آپ کو جلسہ پر آنے کا فائدہ ہوگا جب اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کریں گے۔ اگر آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں پیدا ہوا، اگر آپ کے اخلاقی اور روحانی حالات میں بہتری نہیں ہوئی تو ایسے شامل ہونے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

یہاں نئے انتظامات کے تحت اگر آپ ہزاروں بھی جمع ہو جائیں یا جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں اگر وہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں بھی جمع ہو جائیں لیکن اس مقصد کو حاصل نہیں کرتے جو جلسہ کا مقصد ہے کہ تقویٰ پیدا کیا جائے تو پھر جلسہ پر آنے کا کوئی مقصد نہیں اور جلسہ منعقد کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔“ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پہ ڈالی ہے۔ یہ کتنی بڑی توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے کہ اپنی تمام محبتوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو غالب کریں۔ کوئی ایسی دنیاوی محبت نہ ہو جو اس محبت کا مقابلہ کر سکے۔ پس اگر یہ بات ہمارے دلوں میں بیٹھ جائے گی تو پھر ہی ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور دین بھی سنور جائے گا۔ آخرت بھی سنور جائے گی اور یہ دنیا بھی سنور جائے گی۔

پس اس بات کو ہمیشہ شامل ہونے والوں کو سامنے رکھنا چاہیے اور ان تین دنوں میں اس کی جگالی کرتے رہنا چاہیے۔ اس کو بار بار دہراتے رہنا چاہیے۔ بار بار اپنے ذہن میں لاتے رہنا چاہیے۔ اگر یہ چیز آپ کر لیں گے تو پھر سمجھیں کہ آپ نے جلسہ پر آنے کے مقصد کو پا لیا اور اگر نہیں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے والے نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی ہم پر یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی اور اگر ہم اس ماننے کے بعد، آپ کی بیعت میں آنے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے جو روحانی ترقی اور اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرنے کے مقصد ہیں تو پھر ہم اپنی بیعت کا بھی حق ادا نہیں کر رہے۔ پس ایسی باتیں ہر شامل ہونے والے کو اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیاوی نعمتیں ایک احمدی کو تقویٰ سے دُور ہٹانے والی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دُور ہٹانے والی نہ ہوں۔ عبادتوں کو بھلانے والی نہ ہوں۔ اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ہم سے چھیننے والی نہ ہوں۔ یہ کاروبار، یہ دنیاوی نعمتیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، یہاں آ کے بہت سارے لوگوں کے حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں بلکہ سب کے ہی بہتر ہیں اس کی نسبت جو پاکستان میں حالات تھے یا جو پہلے آپ کے حالات تھے باوجود آجکل یہاں مہنگائی کے اور معاشی حالات خراب ہونے کے پھر بھی آپ کے حالات ان حالات سے معاشی لحاظ سے، دنیاوی لحاظ سے زیادہ بہتر ہیں جو آپ کے پاکستان میں تھے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکرگزار رہیں اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے اس کی محبت اور اس کے رسولؐ کی محبت کو دلوں میں زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ فرمایا یہ تو آپؑ نے ایک حیلہ نکالا ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے، یہ ایک بہانا ہے تا کہ جلد سے جلد تقویٰ میں ترقی ہو۔ یہ تو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت کا ایک ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ صرف یہی نہیں کہ جو جلسہ میں شامل ہوا اس نے ہی اپنے معیار اونچے کر لیے۔

ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے اس وقت آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والا ہوگا جب اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائے گا۔ اور جب آپ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں تو یقیناً اس نیت سے شامل ہوئے ہیں اور ہونا چاہیے کہ آپ نے پہلے سے بڑھ کر اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 277-278- ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں: ”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں آنے کا اور حقیقی احمدی بننے کا بیان فرمایا ہے۔ اس نیت سے ہر احمدی کو جلسہ میں شامل ہونا چاہیے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ یہ چیزیں اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ماحول میسر فرمایا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان دنوں میں ہر قسم کی دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے کی کوشش کریں اور اس نیت سے پاک کرنے کی کوشش کریں کہ آئندہ زندگی میں بھی آپ نے ان دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو صاف رکھنا ہے اور دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شمار ہی اسے کیا ہے جس میں حقیقی تقویٰ اور طہارت پیدا ہو اور اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنی نیکیوں کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرے اور یہ خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حتی المقدور کوشش کرو۔ اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھو۔ اپنی راتیں اور دن عبادتوں میں گزارو۔ دنیاوی کاموں میں جو ایک انسان کو بشری تقاضوں کے تحت کرنے پڑتے ہیں اور معاشرے میں رہتے ہوئے کرنے پڑتے ہیں ان کو خدا کی یاد سے غافل نہ ہونے دو۔ ان کو خدا کے مقابلے پر کبھی کھڑا نہ کرو۔ ہر عمل سے خدا کی رضا کی تلاش کی جھلک نظر آتی ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لیے وقار اور سکینت کو اپناؤ

اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم تکریم اور ادب سے پیش آؤ“

(الترغیب والترھیب جلد نمبر ا صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم عزاہ الطبرانی فی الاوسط)

طالب دُعا : نورالھدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کا معاملہ سراسر خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لیے نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے۔ یہ (بھی) اس کے لیے خیر ہے۔ (مسلم کتاب الزھد والرقائق باب المؤمن أمرہ کلہ خیر)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (النور آیت 38)۔ جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 20-21 ایڈیشن 1984ء)

پس اللہ تعالیٰ کی یہ یاد اور اس کا ذکر ہر احمدی کو ہمہ وقت مدنظر ہونا چاہیے۔ ہمیشہ یہ کوشش ہو کہ میں ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے والا بنوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبان کو بھی تر رکھوں اور ہر اس کام سے بچنے والا بنوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رہے اور اس بات کا خیال رہے اور ذہن میں یہ بات ہمیشہ بیٹھی رہے کہ میری ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے ہے۔ اس لیے میرے سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔

پس یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اور جس کے حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ پس آج یہ عہد کریں کہ ہم نے جو عہدِ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اس کو ہم پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے زیر اثر اور آپ کے مشن کو پورا کرتے ہوئے ایمان کو ثریا سے لانے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کریں گے نہ کہ اپنے ایمانوں کو بھی کم کر کے دنیاداری میں پڑ جائیں اور ہمیشہ قرآنی تعلیم پر عمل کریں گے تاکہ ہم خیرِ امت میں سے شمار ہوں۔ اس اُمّت میں سے شمار ہوں جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے خیر رکھی ہے اور اپنے ہر عمل سے اس کے پاک نمونے قائم کریں گے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اب یہ ایمان اور یہ تعلیم ہمارے دلوں کا، ہمارے عملوں کا ہمیشہ کے لیے حصہ بنی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم ہمیشہ اپنی زبانوں کو خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا (الاحزاب آیت 42) یعنی اے مومنو! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ موقع مہیا فرمایا ہے کہ اس بات کی یاد دہانی ہو جائے اور ان دنوں میں ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تاکہ تقویٰ کے معیار بڑھیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے گا۔ پس تقویٰ میں بڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا لطف و احسان ظاہر ہوگا جس کا ایک ذریعہ حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور یہ حق عبادت اور ذکرِ الٰہی سے حاصل ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ کی مناسبت سے اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ کیونکہ یہ جلسہ شعائر اللہ میں شامل ہے۔ (ماخوذ از افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1931ء، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 389) اور اس میں شامل ہونے کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانیت میں ترقی کا حصول بتایا ہے جس کا ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت اور ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَور بہت سارے فائدوں میں سے اس کا بہت بڑا اور عظیم فائدہ یہ ہے کہ اُذۡكُرُوا اللّٰهَ يَذۡكُرۡكُمۡ ۔ یعنی اگر تم ذکرِ الٰہی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ذکر کرے گا۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا ذکر اس کا آقا، اس کا مالک، اس کا پیدا کرنے والا اور مالک حقیقی کرے۔ اس پر لطف و احسان فرمائے۔

پس ان دنوں میں اس اہم امر کی طرف ہر ایک کو بہت توجہ دینی چاہیے۔ چاہے وہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ سننے والے مرد ہیں یا عورتیں ہیں یا مختلف جگہوں پر خدمت پر مامور ڈیوٹی والے مرد ہیں یا عورتیں ہیں یا لجنہ ہیں، ناصرات ہیں، اطفال ہیں سب کو اس بات کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اگر ہم عبادت اور ذکرِ الٰہی کو جتنی اہمیت دینی چاہیے وہ نہیں دیں گے تو پھر نہ تو خدا تعالیٰ کے اس نمائندے کے ساتھ سچا تعلق جوڑنے والے بن سکتے ہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ’’آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

یہ ایک ایسا فقرہ ہے کہ اس سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ ہم یہ پڑھتے ہیں، سنتے ہیں جماعتی پروگراموں میں کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے جاتے ہیں لیکن سرسری نظر سے ہم ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور دہرا کے اور سُن کے گزر جاتے ہیں یا تھوڑی دیر کے لیے توجہ پیدا ہوتی ہے اور وقتی توجہ پیدا ہوتی ہے پھر بھول جاتے ہیں۔ پس ایک مخلص احمدی کو، ایک حقیقی احمدی کو بہت فکر سے اس بات کو غور سے ہر وقت اپنے دل میں رکھنا چاہیے۔ ہر فقرہ اور ہر لفظ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہمیں جھنجھوڑنے والا ہے۔ ہم بیشک کہتے رہیں، لاکھ ہم یہ کہیں کہ ہم احمدی ہیں لیکن اگر عرش کے خدا نے ہمیں اس فہرست میں شامل نہیں کیا تو ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ بھی بیکار ہے اور ہمارا ان جلسوں میں آنے کا مقصد بھی فضول ہے۔ پس ان دنوں میں خوب دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں۔ ذکرِ الٰہی پر زور دیں۔ اپنے دل کے اندھیروں کو مٹاتے چلے جائیں۔ ظلمات کو دور کریں۔

اسی حوالے سے مَیں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو ۲۰۰ دفعہ یہ درود شریف پڑھے سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر آپؒ نے فرمایا کہ جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو ۱۰۰ دفعہ پڑھیں۔ بچے بھی کم از کم تینتیس ۳۳ دفعہ پڑھیں۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین ۳، چار ۴، دفعہ یہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو ۱۰۰ دفعہ استغفار بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو ۱۰۰ دفعہ رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِيۡ وَانۡصُرۡنِيۡ وَارۡحَمۡنِيۡ کا ورد بھی ان دنوں میں خاص طور پہ اور عموماً ہمیشہ کے لیے کریں۔ آپؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔ (ماخوذ از رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ 1968ء مطابق 5,6,7 اپریل 1968ء صفحہ 233)

ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے پر بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر، عمومی طور پر دنیا میں بھی حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکرِ الٰہی جو ہے، یہ ورد جو ہے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں بہت سی علمی، تربیتی اور روحانی بہتری پیدا کرنے کے لیے بھی تقاریر ہوں گی۔ انہیں بھی سنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان تقریروں کو سنتے ہوئے عہد کریں اور مدد مانگیں کہ اے خدا! ہم نیک نیت ہو کر تیرے مسیح کے بلانے پر دلوں کی اصلاح کے لیے حاضر ہوئے ہیں لیکن یہ اصلاح ہم اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتے۔ تیری مدد کی ضرورت ہے۔ اگر اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کی دعا سنتے ہوئے تُو نے ہماری مدد نہ کی تو ہم تیری عبادت کے معیار حاصل نہیں کر سکتے۔ پس یہ دعا کریں کہ اے میرے خدا! اے میرے پیارے خدا! تجھ کو تیرا ہی واسطہ کہ ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ جس نیک مقصد کے لیے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اس سے ہمیں بیشمار حصہ دے۔ اپنے فضل ہم پر نازل فرما کیونکہ تیرے فضل کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے دلوں کو اتنا پاک اور صاف کر دے کہ جو کچھ ہم سنیں اس سے صرف علمی اور ادبی لطف اٹھانے والے نہ بن جائیں بلکہ ان تربیتی اور روحانی معیاروں کو اونچا کرنے والے بنیں جو تیرا قرب دلانے والے ہوں اور ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنی نسلوں میں بھی ان باتوں کو جاری کرنے والے ہوں۔ پس جب ہم نیک نیت ہو کر جلسہ کے پروگراموں سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں گے، دعائیں کرتے ہوئے تمام باتوں کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے والے بن سکیں گے۔ اس انقلاب سے حصہ لینے والے بن سکیں گے جس انقلاب کے لانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور پھر اس کے نتیجہ میں ہم دنیا میں انقلاب لانے والے بنیں گے ورنہ دنیا جس طرح آجکل لہو و لعب میں ڈوبی ہوئی ہے یہ تباہی کی طرف جا رہی ہے جیسا کہ میں نے کہا ہر طرف سے شیطان حملے کر رہا ہے۔ اس سے ہم بچ نہیں سکتے۔ اگر ہم بھی اس میں پڑ گئے تو پھر اس کو بچانے والا، دنیا کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور ہم بھی دنیا کے ساتھ ہی ڈوبنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ ایک احمدی کو ہمیشہ غور کرنا چاہیے اور ہمیشہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیے کہ میں نے اس مقصد کو حاصل کرنا ہے جو میری زندگی کا مقصد ہے اور جو میری بیعت کا مقصد ہے جس کے لیے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور عہد کیا ہے کہ میں اس کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ جمع ہونے والے آپس میں تعارف بڑھائیں یعنی آپس میں محبت اور پیار اور تعارف کو بڑھائیں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

اور اگر اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرنے والے بنیں گے تو تبھی ہم حقیقی معنوں میں وہ جماعت کے فرد بن سکیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ پس اِن دنوں میں تعلقات بڑھانے میں، محبت کو فروغ دینے میں، آپس میں سلامتی کو پھیلانے میں بہت زیادہ زور دیں اور پہلے جو تعلقات ہیں ان میں پہلے سے بڑھ کر بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رنجش پیدا ہو چکی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نہ صرف فضول باتوں سے بچیں بلکہ پیار اور محبت کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ نہ صرف یہ کہ لڑائی جھگڑوں سے بچیں بلکہ اپنے جو پرانے لڑائی جھگڑے ہیں ان پر بھی ایک دوسرے سے معذرتیں کریں اور معافیاں مانگیں۔ ذاتی اناؤں کے جال سے نکل جائیں۔ مجھے کئی شکایات آتی ہیں کہ ذرا سی بات پر لوگ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو جاتے ہیں۔ جماعت کی بدنامی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ کئی دفعہ میں اس بارے میں کہہ چکا ہوں۔ گذشتہ جلسہ میں یوکے پر بھی میں نے یہی بات کہی تھی۔ اس پر توجہ دیں۔ جب ایسی حرکتیں ہوں تو بعض کو پھر مجبوراً جماعتی نظام کے تحت جماعت کی خاطر، جماعت کے وقار کی خاطر سزا بھی دینی پڑتی ہے جس سے پھر تکلیف بھی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ خوشی سے سزا دی جا رہی ہوتی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کے تقدس کو ہم نے قائم کرنا ہے اور انتظامیہ اور خلیفہ وقت بھی اگر کسی کو کوئی سزا دیتا ہے تو جماعت کے تقدس کو قائم کرنے کے لیے دیتا ہے کیونکہ جماعت کا تقدس تمام رشتوں سے زیادہ اور بالا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقیقی تعلق ہے تو اپنی حرکتوں پر پشیمان ہوتے ہوئے آپس میں پیدا ہوئی ہوئی دراڑوں کو، فاصلوں کو نہ صرف اس محبت کی وجہ سے جوڑنے والے بنیں بلکہ محبت کے تعلقات پیدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں کہ ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان کو اس کی زبان اور ہاتھ سے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ حدیث 10)

پھر ان دنوں میں جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے جمع ہوئے ہیں اس کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگتے رہیں۔ کامل ایمان کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلنے والے بنیں تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بھی موقع پر نظام جماعت کی فرمانبرداری سے باہر ہوں۔

ایک طرف تو یہ کوشش ہو کہ ہم آسمان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں لکھے جائیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے قائم کردہ نظام جماعت کی اطاعت سے باہر جا رہے ہوں، یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ دو عملیاں ہیں۔ نیک نیت سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے کبھی یہ دو عملیاں نہیں دکھا سکتے۔ پس ان دنوں میں دلوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالبِ دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

کے اس میل کو بھی دعاؤں کے ذریعہ سے اصلاح کے ذریعہ سے دھونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو موقع فراہم فرمایا ہے اس کی قدر کریں۔ اگر اصلاح کی غرض سے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اور کوئی میلہ سمجھ کر شامل نہیں ہوئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) تو یقیناً پھر دلوں کے میل بھی دھوئے جائیں گے۔

بعض دفعہ روزمرہ کی زندگی میں اور جلسہ کے بعد کے دنوں میں بھی ایک عام احمدی کی رنجشیں اور جھگڑے عہدیداروں سے بھی ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر یہ ذہن میں ہو کہ اس جلسہ کا مقصد کیا ہے تو ہر احمدی اپنے پرانے جھگڑے بھی ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر یہاں کوئی تلخی کی صورت پیدا ہوئی ہے تو اسے بھی دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ عہدیداران اور جلسہ کے دنوں میں ڈیوٹی دینے والے بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے ہر طرح سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی ذاتی اناؤں اور رنجشوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہے اور بھائی بھائی بن کر رہنے کا ہم نے جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اعلیٰ اخلاق کے معیار سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں سے ظاہر ہونے چاہئیں کیونکہ بحیثیت کارکن و عہدیدار اِن کی زیادہ ذمہ داری ہے اس لیے ان میں برداشت کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہیے کہ اگر کوئی زیادتی ہو بھی جائے تب بھی اسے برداشت کریں اور کبھی مقابلے پر آکر دوسرے کو سختی سے جواب نہ دیں۔ جب آپ یہ کریں گے تو یہ آپ کے اونچے اخلاق ہیں جو دوسروں کے لیے بھی نمونہ بن جائیں گے۔ پس اگر عہدیدار اپنے آپ کو عہدیدار کے بجائے خادم سمجھیں اور ہر کارکن اپنے آپ کو خادم سمجھے اور افرادِ جماعت اپنے عہدیداران کو نظام جماعت چلانے کے لیے خلیفہ وقت کے مقرر کردہ کارکن سمجھیں تو یہ تعلقات ہمیشہ محبت اور پیار کے تعلقات کی صورت میں رہیں گے جو خلیفہ وقت کے تابع ہو کر دنیا کو امن اور سلامتی کا حقیقی پیغام دینے والے ہوں گے۔ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جن راہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن معیاروں کے حصول کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔“ یعنی ایک قدم جو تم نے سعادت کا حاصل کر لیا تو تمہارے اندر سعادت تھی۔ تم نے مجھے پا لیا، میری بیعت کر لی لیکن اب اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا عملی حصہ بھی بناؤ تبھی یہ سعادت کے جوہر نکھریں گے۔ فرماتے ہیں کہ ”تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔“ پھر فرماتے ہیں ”خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا“ بیشک دنیاوی اسباب استعمال کرو ”لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔“ یعنی ہم کہتے یہی ہیں کہ اسلام ہے جو اصل نجات دلانے والا دین ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتے ہیں۔ تو لوگوں کو ہم بہشت کا وعظ کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ ”سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔“ فرمایا کہ ”اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔“ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

یعنی تم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ قائم کردہ معیار ہیں جنہیں اپنے اندر پیدا کرنے اور حاصل کرنے کی کوشش ہمیں کرنی چاہیے کہ نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہونا ہے۔ یہ بڑا اچھا موقع ہے۔ ان دنوں میں اس کی طرف کوشش کرنی چاہیے۔ ان دنوں میں جہاں روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے اس لیے اپنا محاسبہ کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے اور محاسبہ کرنے کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہیے۔ اس بات پر ہی غور کریں کہ آپ نے فرمایا کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہی ہے جو نافرمان بناتا ہے۔ تکبر ہی ہے جس نے انبیاء کا انکار کروایا۔ تکبر ہی ہے جو نظام جماعت کے خلاف بھی بھڑکاتا رہتا ہے اور پھر جو نظام جماعت ہے اس کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے۔ تکبر ہی ہے جو ایک دوسرے سے لڑاتا بھی ہے۔ تکبر ہی ہے جو پھر اپنی انا کی جھوٹی غیرت دکھاتا ہے۔ پس تکبر سے بچنے کی بہت کوشش کرو۔ پھر حقیقی ہمدردی اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیدا کرنے کا کہا ہے۔ تمہاری باتوں کا اثر تب ہی ہوگا، تبلیغ تب ہی مؤثر ہوگی جب حقیقی ہمدردی مخلوق سے پیدا ہوگی۔ یہاں ہمیشہ جلسوں میں لوگ آتے ہیں، ہمارے جلسوں سے لوگ متاثر ہوتے ہیں، ہمارے ماحول کو دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں کیونکہ اس وقت ان میں ان کو یہ بات نظر آرہی ہوتی ہے کہ احمدی عاجزی کے ساتھ اپنے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور پیار اور محبت سے رہ رہے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے جس کی طرف میں ہمیشہ توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ تبلیغ ہی ہے جو لوگوں کے دلوں میں احمدیت کے پیغام کی حقیقت کو غالب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہاں آپ کے جلسہ میں بھی مختلف ممالک سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور ہمیشہ کی طرح مجھے امید ہے کہ یہ لوگ نیک اثر لے کر جائیں گے بشرطیکہ آپ لوگ اپنا نیک اثر ڈالنے کی کوشش کریں اور اپنے قول و فعل کو ایک کرتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ان مقاصد کو حاصل کرنے والے بنیں جو جلسہ کو حاصل کرنے والے مقاصد ہیں، جو تقویٰ کو حاصل کرنے کا مقصد ہے اور جس سے نیکیاں کرنے کی توفیق پیدا ہوتی ہے اور جب یہ ہوگا تو ہماری دعوت الی اللہ میں بھی برکت پڑے گی۔

آجکل اسلام کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف بہت سی باتیں کی جاتی ہیں لیکن جب یہاں کے ماحول میں پیار، محبت اور بھائی چارہ دیکھیں گے اور ہمارے اعلیٰ اخلاق دیکھیں گے، ہمارے خدا تعالیٰ سے تعلق دیکھیں گے تو بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے دماغوں میں سے یہ شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے کہ مسلمان غلط عمل کرنے والے ہیں، غلط تعلیم دینے والے ہیں۔ پس ان دنوں میں اپنے قول و فعل سے اس ماحول کو ایسا پُرامن ماحول بنائیں بلکہ ہمیشہ اپنی زندگیوں میں اس کو لاگو کریں جس سے ایک ایسا اثر دنیا پر قائم ہو کہ لوگ کہیں کہ یہی لوگ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم ہی ہے جو دنیا کو حقیقی امن اور سلامتی دے سکتی ہے۔ پس یہ خاموش تبلیغ بھی ہے جو بغیر کسی لٹریچر، بغیر کسی دلیل کے آپ لوگ کر رہے ہوں گے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں حقیقی اسلامی تعلیم کا اصل نمونہ پیدا کر لیں تو اپنا عہدِ بیعت پورا کرنے والے بن جائیں گے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تبھی فائدہ دے گی جب ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، صرف کھوکھلے نعروں پر انحصار نہیں کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس درد اور تڑپ سے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے اس کا ایک نمونہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں۔“ یہ بڑی تنبیہ کرنے والی انذاری بات آپؑ نے فرمائی ہے۔ کہتے ہیں ”ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس یہ بات ہمیں جھنجھوڑنے والی ہونی چاہیے۔ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حصہ بننا ہے تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی ورنہ آپؑ نے فرمایا اگر یہ نہیں تو پھر میرے سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ میں تو نیک لوگوں سے اور سعید لوگوں سے تعلق رکھنا چاہتا ہوں۔ پس جہاں یہ دعا ہمیں امید اور توجہ دلاتی ہے کہ ہم نیکیاں کرنے والے بنیں وہاں خوف کا مقام بھی ہے کہ ان نیکیوں پر عمل نہ کر کے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دُور نہ ہو جائیں۔ صرف نام کی بیعت کرنے والے نہ ہوں اور بیعت کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی بجائے اس کی ناراضگی کو حاصل کرنے والے نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز سے بچائے۔

یہ بات بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں ہر ڈیوٹی دینے والا، ہر شامل ہونے والا ماحول پر بھی نظر رکھے۔ آجکل جو حالات ہیں اس میں کوئی شرارتی عنصر فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لیے سیکیورٹی کے لحاظ سے بہت ہوشیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے بچائے اور یہ جلسہ تمام برکات سمیٹنے والا ہو اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے۔

دنیا کے حالات کے لیے بھی بہت دعا کریں۔ اپنے ملک کے لیے بھی بہت دعا کریں۔ جب ہم لوگ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے، اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے، اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت و عشق کا اظہار کرنے والے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے اور اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے آئے ہیں اس کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اگر ہماری یہ نیتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ پھر یقیناً ہماری دعائیں بھی سنے گا اور ہم دنیا کی راہنمائی کا ذریعہ بھی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تین دنوں میں خاص طور پر اور ہمیشہ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے اور دعاؤں کی توفیق بھی دیتا رہے۔ جو میں نے تحریک کی ہے درود شریف دو سو دفعہ پڑھنے اور استغفار سو دفعہ پڑھنے اور رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ پڑھنے کی اس طرف بھی بہت توجہ کریں اور یہ صرف تین دنوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ مستقل تحریک ہے۔ ہر احمدی کو مستقل پڑھتے رہنا چاہیے۔ مائیں اپنے بچوں کو بھی یہ دہرواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کی انتظامیہ نے یہ بھی لکھ کے مجھے بھجوایا تھا کہ وہاں کچھ نمائشیں بھی منعقد ہو رہی ہیں اور کہا کہ آپ یہ اعلان کر دیں کہ لوگ نمائشوں کو دیکھیں۔ اس لیے اس طرف بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ ان نمائشوں کو بھی دیکھیں اور ان سے فیض پانے والے ہوں اور تا کہ پھر آپ کو بھی پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ کے افضال کس طرح ہم پر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے اور ان دنوں میں خاص طور پر جرمنی والے، میں دیکھ رہا ہوں کہ ماشاء اللہ کافی بڑی تعداد ہے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۳ ستمبر ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۸)

☆...☆...☆

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الانفال: 30)

ترجمہ: اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دیگا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

طالبِ دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

آپس میں وحدت پیدا کریں، یہی اصل چیز ہے اور جلسوں کا یہی مقصد تھا

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محسوس کیا کہ اس مقصد کا صحیح اظہار نہیں ہو رہا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا

آپ میں سے ہر ایک دین کا علم سیکھے اور دوسروں میں پھیلانے کا ذریعہ بنے
اگر یہ مقصد پورے نہیں ہو رہے تو پھر یہاں جمع ہونے کا کوئی مقصد نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور یہی وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوطی سے پکڑے رہنے سے آپ میں وحدت اور یکجہتی پیدا ہو سکتی ہے
خلافت کے ذریعہ ہی دینی علم سے منور ہو سکتے ہیں پس اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں

❁☆❁ جماعت احمدیہ ڈنمارک کے جلسہ سالانہ منعقدہ 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام ❁☆❁

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی اور علمی برکات سے ہر شامل ہونے والے کو بھرپور استفادہ کی توفیق بخشے۔ یاد رکھیں کہ جلسے کا انعقاد احباب جماعت میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لیے ہے اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لیے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے کوشش کرنا، باہمی محبت کو بڑھانا، ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرنا اور اخوّت کو استحکام دینا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ بار بار کی ملاقاتوں سے ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے ایک نمونہ بن جائیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۴۶۶)

پس آپس میں اکائی، وحدت پیدا کریں۔ یہی اصل چیز ہے اور جلسوں کا یہی مقصد تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محسوس کیا کہ اس مقصد کا صحیح اظہار نہیں ہو رہا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس پہلے جلسے کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسے کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں اور بعض اس مجمع کثیر میں اپنے آرام کے لیے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں۔ وہ وہ مجمع ہی ان کے لیے ابتلاء ہو گیا اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ جلسے کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اب تک اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات)

پھر آپؑ نے بڑے درد دل سے دعائیں کی ہیں کہ ’’دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کیے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۴۷۲)

پھر ایک اور امر جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک دین کا علم سیکھے اور دوسروں میں پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ اگر یہ مقصد پورے نہیں ہو رہے تو پھر یہاں جمع ہونے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور یہی وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوطی سے پکڑے رہنے سے آپ میں وحدت اور یکجہتی پیدا ہو سکتی ہے۔ خلافت کے ذریعہ ہی دینی علم سے منور ہو سکتے ہیں۔ پس اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2024)

......☆......☆......☆......

(نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم)

نصر الحق، نصرؔ نیپالی معلم وقف جدید ارشاد

اے میرے آقا محمد مصطفےٰؐ تجھ پر سلام		اے دو عالم کے شہنشاہ مجتبیٰ تجھ پر سلام
تیرے نقشِ پا کے صدقے ہم نے پائی زندگی		اے رہ رُشد و ھدیٰ کے رہنما تجھ پر سلام
خلق کے غمخوار اعلی رحمت للعالمین		یا شفیع المذنبیں خیرالوریٰ تجھ پر سلام
عشق اور عرفان یزداں کے منور آفتاب		امتی کے ساقیٔ کوثر سدا تجھ پر سلام
کیا کرے عاجز بشر مدحت تیری مولائے کل		بے کسوں کے والی و مشکل کشا تجھ پر سلام
جگ میں آکر بحر و بر تو نے درخشاں کر دیا		نور تو در شمس تاباں مہ لقا تجھ پر سلام
تیرے قدموں میں سلاطیں کے جبیں خم ہو گئے		تاجور تجھ سا کہاں اے دلربا تجھ پر سلام
رب کعبہ اور ملائک کا تجھے ہر آں درود		بھیجتے ہیں سب جہاں کے اصفیا تجھ پر سلام
سیدالکونین وجہٗ خلقت کون و مکاں		آ رہی ہے ہر جہت سے یہ صدا تجھ پر سلام
حسن اور احسان کے ہیں آپ بحر بے کنار		قاسم و یٰس و طٰہٰ ذوالعلا تجھ پر سلام
بدر کامل مظہر ذات یگاں درثمین		احمد مختار عرش کبریا تجھ پر سلام
تیری الفت میں نصرؔ کا دل بھی روشن ہو گیا		تو بزرگ بعد از خدا اے حق نما تجھ پر سلام

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چُھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ✡ لاجَرَم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا! مجھ کو قَسم ہے تری یکتائی کی ✡ آپ کو تیری محبت میں بُھلایا ہم نے

طالبِ دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

محترم بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب آف بنگلور کا ذکر خیر

محمد کلیم خان مبلغ انچارج مڈیکری صوبہ کرناٹک

محترم بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب آف بنگلور مورخہ 2 ستمبر 2023 بروز ہفتہ بنگلور میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت موسیٰ رضا صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بذریعہ خط بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی، آپ بنگلور کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی اولاد آج تک جماعت اور خلافت سے وابستہ ہے، جو کہ بنگلور، شموگہ اور حیدرآباد میں آباد ہے۔ محترم بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب کے والد، محترم بی۔ایم۔بشیر احمد صاحب مرحوم نے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بنگلور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں سے نوازا۔ مکرم بی۔ایم۔نثار احمد صاحب مرحوم، بی۔ایم۔خلیل احمد صاحب ، بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب مرحوم، بی۔ایم۔کریم احمد صاحب اور بی۔ایم۔بشارت احمد صاحب۔

مکرم بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ آپ ایم اے ایل ایل بی تھے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے آپ کو قادیان دارالامان خدمت کے لئے بھجوایا۔ آپ مع فیملی قادیان دارالامان منتقل ہو گئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار سال 1973 تا 1977 مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت بجالانے کا توفیق عطا فرمائی۔ اس دوران آپ کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو نصرت گرلز اسکول میں عرصہ تین سال بطور استانی خدمت کی توفیق ملی۔ گھریلو حالات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر واپس بنگلور آنا پڑا۔

آپ کی اہلیہ بشریٰ بیگم صاحبہ محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب آف بنگلور کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچوں سے نوازا بیٹا محمود احمد اور بیٹی صبیحہ سلطانہ۔ آپ کے داماد محترم فرخ سیر صاحب کی وفات بعارضہ کینسر ہو گئی تھی۔ آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی صبر اور حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دی۔ دونوں نے اپنی غمزدہ بیٹی اور تین نواسوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔

آپ بہت ہی خوش اخلاق اور فدائی احمدی تھے۔ باوجود بیماری کے مسجد میں آنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ خلافت سے بہت محبت رکھنے والے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ باقاعدہ سنا کرتے۔ خاکسار کو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ بنگلور میں بطور مبلغ انچارج خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ اکثر آپ کے گھر ہمارا آنا جانا تھا۔ مہمان نوازی کا خاص وصف آپ میں تھا۔ مرکزی نمائندگان سے بہت ہی احترام سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات سے نوازے۔ آمین۔

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بقیہ: اسلامی قانون شادی وطلاق

مسئلہ ولایت جس کا عنصر تو کم وبیش اکثر مذاہب میں پایا جاتا ہے مگر جسے اسلام نے ایک معین اور تفصیلی قانون کی صورت دے دی ہے ایک نہایت ہی مفید اور بابرکت نظام ہے۔ کیونکہ اس سے لڑکیوں کے نکاح کے معاملہ میں بہت سے دھوکوں کا سد باب ہوجاتا ہے اور شریر اور شاطر لوگ سادہ طبع لڑکیوں کو سبز باغ دکھا کر اپنے دام تزویر میں پھنسانے کا موقع نہیں پاتے۔ مغربی ممالک میں جہاں آج کل لڑکیوں کو نکاح کے معاملہ میں بہت زیادہ آزادی حاصل ہے وہاں اس قسم کے واقعات نہایت کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں کہ شاطر لوگ بھولی بھالی لڑکیوں کو اپنی چرب زبانی اور شہوانی محبت کے مظاہروں سے متاثر کر کے ان کے گارڈینوں کی مرضی اور اطلاع کے بغیر ان کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں اور جب وہ ان کے دام میں آجاتی ہیں تو پھر دھوکے کا چولہ اترنا شروع ہوجاتا ہے اور شہوانی محبت بھی آہستہ آہستہ سرد پڑنے لگ جاتی ہے اور زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ وہ گھر جس کے اندر ان لڑکیوں نے جنت سمجھ کر قدم رکھا تھا ان کے لئے ایک دوزخ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور ابتداءً بے التفاتی اور پھر بے اتفاقی اور پھر لڑائی اور اس کے بعد جدائی اور بالآخر طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں اس ولایت کے انتظام میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس طرح نکاح کی بنیاد صرف جذبات پر قائم نہیں ہوتی بلکہ دوسرے امور بھی جو رشتہ نکاح میں دیکھنے نہایت ضروری ہوتے ہیں مدِّنظر رہتے ہیں مثلاً اخلاقی اور دینی حالت، خاندانی حالت، مالی حالت، تمدنی مناسبت، طبائع کی موافقت، عمر، صحت وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ اگر دو نوجوانوں کو بغیر کسی قسم کے مشورہ اور ولایت کے سہارے کے یونہی اکیلا چھوڑ دیا جاوے کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے طور پر شادی کر لیں تو چونکہ نوجوانوں میں عموماً جذبات کا زور ہوتا ہے اور مستثنیات کو الگ رکھتے ہوئے یہ جذبات بھی زیادہ تر شہوانی محبت کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے دوسرے امور کا نظر انداز ہو جانا بالکل اغلب ہوتا ہے اور عملاً سارا معیار صرف وقتی جذبات پر آجاتا ہے جس کا نتیجہ اکثر خطرناک نکلتا ہے۔ لیکن ولایت کے انتظام میں یہ خطرہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے جذبات کے ساتھ ساتھ ولی کے عقل وتجربہ کی شمع بھی اپنا کام کرتی ہے۔ پس ولایت کا انتظام ایک نہایت ہی مبارک انتظام ہے جس میں ایک طرف تو عورت کی جائز آزادی اور اس کا حق انتخاب قائم رہتے ہیں اور دوسری طرف وہ شریر اور شاطر لوگوں کے دام تزویر میں پھنسنے یا محض جذباتی رو میں بہہ کہ عقل وتجربہ کے مشورے کو خیر باد کہہ دینے کے بدنتائج سے بچ جاتی ہے۔

۹۔ اسلامی نکاح میں مہر ایک ضروری شرط ہے یعنی مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق کوئی رقم یا جائیداد یا چیز جس کا فیصلہ فریقین کی رضامندی پر موقوف ہوتا ہے عورت کو دے۔ یہ مہر خاوند کے ذمہ ایک قانونی قرض کا رنگ رکھتا ہے اور اس کی مالک اور متصرف کلیۃً عورت ہوتی ہے۔ نیز یہ مہر اس حصہ کے علاوہ ہوتا ہے جو عورت کو اس کے خاوند کی وفات پر بطور ورثہ کے ملتا ہے۔ گویا اسلام میں عورت کو تین مختلف ذریعوں سے مال پہنچتا ہے۔ اوّل اس کے والدین وغیرہ کی طرف سے بطور ورثہ کے۔ دوسرے اس کے خاوند کی طرف سے بطور ورثہ کے۔ تیسرے مہر کے ذریعہ سے اور اس پر لطف یہ ہے کہ عورت کے ذمہ خرچ کوئی نہیں ہوتا۔

۱۰۔ خاوند اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کے ضروری اخراجات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اور یہ خرچ مہر وغیرہ کے علاوہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگر عورت و مرد نکاح کے وقت آپس میں کوئی خاص معاہدہ یا شرائط کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اس کی پابندی دونوں پر واجب ہوگی۔ مگر وہ کوئی ایسی شرائط نہیں کر سکتے جن سے شریعت کے کسی حکم کا بطلان لازم آئے۔ اور نہ کوئی ایسی شرط کر سکتے ہیں جو اخلاقاً قابل اعتراض ہو یا جس کے نتیجہ میں کسی تیسرے فریق پر سختی لازم آتی ہو۔ اس اصل کے ماتحت اسلام میں اس بات کی اجازت سمجھی جائے گی کہ اگر کوئی عورت اپنے لئے سوکن کے وجود کو ناقابل برداشت یقین کرتی ہے تو وہ نکاح کے وقت خاوند کے ساتھ یہ شرط کر لے کہ اس کے ہوتے ہوئے خاوند دوسری شادی نہیں کرے گا۔ یعنی یا تو وہ دوسری شادی بالکل ہی نہیں کرے گا یا پہلے اسے طلاق دے کر جدا کر لے گا تو پھر دوسری شادی کرے گا۔ اور چونکہ اسلام میں تعدد ازدواج کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف خاص حالات کے لئے اجازت ہے اور ایسی شرط سے کسی تیسرے شخص پر بھی کوئی ناواجب اثر نہیں پڑتا اس لئے ایسا معاہدہ ناجائز نہ ہوگا۔

۱۲۔ اس انتظامی فرق کے سوا کہ خاوند نظام اہلی کا امیر ہوتا ہے اسلام میں عورت و مرد کے مساویانہ حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور اس اہلی امارت میں بھی خاوند بالکل آزاد نہیں ہے بلکہ اسے حکم ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور خوش اخلاقی اور دلداری اور عفو کا سلوک کرے۔ اور گو اسے گھر کا امیر ہونے کی حیثیت میں تادیب کا بھی حق ہے مگر یہ تادیب مناسب اور واجبی ہونی چاہئے۔ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا اس قدر تاکیدی حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی ”اے مسلمانو! تم میں سے سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں سب سے اچھا ہے۔“ اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی مثال پسلی کی ہڈی کی ہے جو خِلقاً خمدار ہوتی ہے اور جسے اگر کوئی انسان سیدھا کرنے کی کوشش کرے تو وہ اپنا کام نہیں دے سکے گی جو اس کے خمدار ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ بھی نتیجہ ہوگا کہ وہ ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح عورت بھی فطرتاً خمدار ہے یعنی اس کی طبیعت میں بعض خاص ادائیں رکھی گئی ہیں جو ہیں تو بظاہر کجیاں مگر حقیقتاً اُنثیت کی جان ہیں۔ اگر اس کے اس فطری خم کو کوئی شخص سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ اسے سیدھا تو نہیں کر سکے گا مگر یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ پسلی کی ہڈی کی طرح عورت ٹوٹ جائے گی۔ یعنی یا تو وہ اپنے خاوند کے گھر میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوجائے گی اور یا جدائی اور طلاق تک نوبت آئے گی۔ پس انسان کو چاہئے کہ عورت کے اس فطری خم کو جو اس کی اُنثیت کے ساتھ لازم وملزوم کے طور پر ہے سیدھا کرنے کی بے سود کوشش نہ کرے بلکہ اسی خم کے ساتھ اس کے ساتھ نبھاؤ کرے۔ اور آپ نے فرمایا اِنَّ اَعْوَجَ شَیْئٍ فِی الضِّلْعِ اَعْلَاہُ ”پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ ہی سب سے اونچا ہوتا ہے۔“ یعنی حقیقۃً عورت کا یہ فطری خم ہی اس کی نوع کا کمال ہے اور ایک عورت اپنی انثیت میں جتنی کامل ہوگی اتنا ہی اس میں یہ فطری خم زیادہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کی مخصوص نوعیت کی جان ہے اس نہایت درجہ حکیمانہ ارشاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرد کی ذہنیت کو عورت کے ساتھ سلوک کرنے کے معاملہ میں ایک نہایت صحیح اور فطری بنیاد پر قائم فرما دیا ہے۔ اور یہ بات مسلمانوں کے ذہن نشین فرمائی ہے کہ اگر عورت کے بعض مخصوص انداز غلط استعمال یا غلط اظہار کی وجہ سے بعض اوقات تمہارے لئے تکلیف وپریشانی کا موجب ہوجائیں تو ان کی مناسب اصلاح تو کرو مگر ان کی وجہ سے گھبرا کر ان کو بالکل مٹا دینے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ عورت کی فطرت کا حصہ ہیں اور اگر وہ صحیح حدود کے اندر رہیں گے تو وہی تمہاری اہلی خوشی کی بنیاد بن جائیں گے۔

۱۳۔ عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام جائز امور میں خاوند کی اطاعت کرے۔ اس کے ساتھ محبت و امتنان اور وفاداری کا نبھاؤ کرے۔ اس کے مال اور اس کی عزت کی حفاظت کرے۔ اس کے بچوں کی تربیت کرے اور اس کے خانگی امور کا انتظام کرے۔

۱۴۔ چونکہ عورت کے حقوق مرد پر اور مرد کے حقوق عورت پر اسلام میں ایک قانونی رنگ رکھتے ہیں اس لئے ان کے باہمی تنازعات عدالت میں جاسکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کی شکائتیں لایا کرتی تھیں اور آپ ان میں فیصلہ فرماتے تھے۔ اور ان کے حقوق ان کو دلواتے اور ہر طرح ان کی دلداری فرماتے تھے۔ حتّٰی کہ ان حقوق اور اس قسم کے مربیانہ سلوک کی وجہ سے صحابہ میں یہ احساس پیدا ہونے لگا تھا کہ اسلام نے تو گویا عورتوں کو آزاد کر دیا ہے۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 620 تا 624، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

بخدا دِل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش ✿ جب سے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا ✿ نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیشہ یاد رکھیں کہ وفا، محنت اور دعا سے کام لیتے رہیں گے تو کامیاب بھی ہوں گے اور یہی کامیابی کا راز ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(خطاب برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ، کینیڈا اور جرمنی ۲۰۲۴ء)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

{1574} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے عورتوں میں چندے کی تحریک کی ،سب عورتیں چندہ دینے لگ گئیں ۔جن کے پاس پیسے نہ تھے وہ زیور دیتی تھیں ۔ تو مجھے اس بات کا علم نہ تھا کہ یا تو زیور عورتیں دیتی ہیں یا پیسے، پہلے میں سوچتی کہ سارا زیور دے دوں ۔پھر سوچا کہ اپنے میکے جاؤں گی تو سب پہنیں گے تو میرے پاس نہیں ہوگا یہ سوچ کر اٹھی اور ناک سے نتھ اتاری اور میرے پاس سات روپے تین پیسے تھے وہ بھی رکھ لئے اور جا کر حضرت صاحب کے ہاتھ میں دے دیئے تو حضور نے میری طرف دیکھا اور پھر مولوی محمد دین کو کچھ کہا جو مجھے یاد نہیں ۔انہوں نے روپے بھی لئے اور نتھ بھی اور ماسٹر صاحب کے پاس لے گئے ماسٹر صاحب نے نتھ تو لے لی اور روپے رہنے دیئے مگر مجھے اس بات کا علم نہیں تھا ۔ جب سمجھ دار ہوئی تو پھر ماسٹر صاحب نے بتایا تھا ۔جس وقت حضرت مولوی صاحب واپس آ گئے ماسٹر صاحب کے پاس سے تو پھر مجھے بلایا ماسٹر صاحب نے اور پوچھا کہ تم نے چندہ دیا تو میں نے کہا کہ ہاں ۔ پوچھا، کیا میں نے کہا جو جیب میں روپے تھے اور ناک کی نتھ ۔ پہلے میں سارا زیور دینے لگی تھی پھر میں نے سوچا کہ اپنے میکے جاؤں گی تو سب پہنیں گے تو میرے پاس نہیں ہوں گے ۔ماسٹر صاحب نے مجھے شاباش دی اور کہا کہ دیکھو کہ تم نے چندے میں نتھ دی تھی اور ہم تمہیں دیتے ہیں ۔میں بہت خوش ہوئی اور کہا کہ اب کے میں سارا ہی دے دوں گی مجھے اللہ میاں اور دے دے گا یہ کہہ کر بھاگی ہوئی اندر گئی اور پھر نتھ پہن لی تو میری ناک میں نتھ دیکھ کر مولوی محمد دین کی بیوی نے اور حضرت صاحب کی بڑی بیوی یعنی اُم ناصر احمد صاحب کہنے لگیں ۔ابھی تو تم نے چندے میں دی تھی اور اب تمہاری ناک میں ہے تو میں نے خوش ہو کر کہا کہ اللہ میاں نے اور دے دی ہے اور جب بھی ہم قادیان آتے تو حضرت صاحب کے گھر میں اترتے اور حضور بڑی محبت سے پیش آتے ۔اگر کھانے کے وقت نظر پڑ جاتی تو پھر پوچھتے ۔’’نتھ والی، کھانا کھالیا‘‘ تو میں کہتی ،جی ۔

{1575} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم فرید آبادی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اماں جان کو ساتھ لے کر حضور سیر کو جاتے تو ہم عورتیں بھی ساتھ ہولیتیں ،تو حضور راستے میں اماں جان سے باتیں کرتے مگر اتنی عقل نہیں تھی کہ سنتی حضرت صاحب کیا باتیں کرتے ہیں ۔سارے راستے میں میں شرارتیں کرتی جاتی مگر حضور نے کبھی منع نہ کرنا ۔کئی بار ساتھ سیر کو میں گئی اور جب حضور اپنے سسرال میں جاتے یعنی دہلی تو وہاں بھی کئی بار میں نے ان کو دیکھا کیونکہ وہاں پر میرے میکے تھے اور مرزا محمد شفیع کے گھر بہت آنا جانا تھا تو حضور بھی وہاں تشریف فرما ہوتے ۔غرض میں جہاں بھی حضور کو دیکھتی وہیں کھڑی ہو جاتی اور بڑے غور سے آپ کو دیکھتی اور اپنے دل میں خوش ہوتی ۔اور اگر باہر سے آتے ہوئے دیکھنا آپ کو، تو ادھر انہوں نے اندر قدم رکھا اور سب کو سلام کرنا جس کا انہوں نے جواب دینا پھر میں نے جلدی سے سلام کرنا جس کا انہوں نے جواب دینا ۔

{1576} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ’’ماسٹر صاحب بھی مجھے کبھی کبھی حضور کی باتیں سناتے ۔ایک واقعہ سنایا کہ چٹھی رساں آیا اور خط لایا تو حضور کے پاس چائے رکھی تھی اور کسی آدمی نے مانگی ۔حضور نے اس کو آنجلا (چلّو) بھر کے دی تو ڈاکیے نے کہا کہ حضور چائے کی تو مجھے بھی عادت ہے ۔حضور نے اس کو بھی دی پھر لے کر کہنے لگا ۔حضور دودھ اور میٹھا کہاں سے لوں گا تو آپ نے اس کو ایک روپیہ بھی دیا ۔‘‘

{1577} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم نے بذریعہ تحریر ماسٹر صاحب سے مجھ سے بیان کیا کہ ’’حضرت صاحب مردوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ مرد اپنی بیویوں کا گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کریں ثواب کا کام ہے ۔ رسول کریم ﷺ بھی گھر کے کام میں اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے اور ساتھ ہی یہ لفظ کہتے ،ہمیں تو لکھنے سے فرصت ہی نہیں ہوتی ۔

{1578} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم فرید آبادی نے ماسٹر صاحب سے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مجھے ماسٹر صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا حضور مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دیں تو حضور اسی وقت اندر گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے اور کہنے لگے جو پسند ہو لے لو ۔اس نے کہا مجھے دونوں پسند ہیں تو حضور نے دونوں دے دیئے ۔

{1579} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین فرید آبادی نے ماسٹر صاحب سے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور اپنی مجلس میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مردوں کو چاہئے کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آیا کریں اور عورتوں کو فرمایا کرتے کہ عورتوں کو اپنے گھر کو جنت بنا کر رکھنا چاہئے اور مردوں کے ساتھ کبھی اونچی آواز سے پیش نہیں آنا چاہئے اور میں جب کبھی حضرت صاحب کے گھر آتی تو میں دیکھا کرتی کہ حضور ہمیشہ ام المومنین کو بڑی نرمی کے ساتھ آواز دیتے ۔محمود کی والدہ یا کبھی محمود کی اماں ! یہ بات اس طرح سے ہے اور اپنے نوکروں کے ساتھ بھی نہایت نرمی سے پیش آتے ۔ مجھے یاد نہیں آتا کہ حضور کبھی کسی کے ساتھ سختی سے گفتگو کرتے ،ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ بولتے ۔

{1580} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے ماسٹر صاحب سے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں میں یہ بری عادت ہے کہ ذرا سی بات میں گالیاں اور کوسنوں پر اتر آتی ہیں بجائے اس کے اگر وہ اپنے بچوں کو نرمی سے پیش آئیں اور بجائے گالی کے ’’نیک ہو‘‘ کہہ دیا کریں تو کیا حرج ہے ۔عورتیں ہی اپنے بچوں کو گالیاں سکھاتی ہیں اور بُرے اخلاق پیدا کرتی ہیں ۔اگر یہ چُھٹے تو بچوں کی بہت اچھی تربیت ہو سکتی ہے ۔اگر میاں بیوی میں ناراضگی ہو جاوے تو چاہئے کہ دونوں میں سے ایک خاموش ہو جائے تو لڑائی نہ بڑھے اور نہ بچے ماں باپ کو تُو تُو مَیں مَیں کرتے سنیں بچہ تو وہی کام کرے گا جو اس کے ماں باپ کرتے ہیں اور پھر یہ عادت اس کی چھوٹے گی نہیں ۔ بڑا ہو گا ماں باپ کے آگے جواب دے گا پھر رفتہ رفتہ باہر بھی اسی طرح کرے گا اس لئے عورتوں کو اپنی زبان قابو میں رکھنی چاہئے ۔آپ بیعت کرنے والوں کو ضرور کچھ روز اپنے گھر ٹھہراتے تھے ۔

{1581} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔سکینہ بیگم اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب باہر سے کھیلتے کھیلتے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جیب میں دو یا ایک چھوٹے چھوٹے پتھر ڈال دیئے ۔ پھر حضور جب اندر تشریف لائے تو اماں جان سے کہا کہ میرے کوٹ سے قلم نکال لاؤ یا کسی کا خط منگایا ۔یاد نہیں ۔تو اماں جان نے جیب میں کنکر دیکھ کر پوچھا تو آپ نے کہا کہ ان کو جیب میں ہی رہنے دو یہ میاں محمود کی امانت ہے اور اماں جان نے جیب میں ہی رہنے دیئے ۔

{1582} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ماسٹر مولا بخش صاحب ریٹائرڈ مدرسہ احمدیہ قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ موسمی تعطیلات میں میں یہاں آیا ہوا تھا ۔ستمبر کا مہینہ تھا ،سن اور تاریخ یاد نہیں ۔مسجد مبارک کی توسیع ہو چکی تھی ۔ میں صبح آٹھ بجے مسجد مبارک میں اکیلا ہی ٹہل رہا تھا کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کھڑکی سے جو مسجد مبارک میں کھلتی ہے تشریف لائے ۔ ذرا سی دیر بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولؓ اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب مرحوم یا خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اندرونی سیڑھیوں کی راہ سے مسجد میں آ گئے ۔حضرت اقدس مسجد کے پرانے حصہ میں کھڑکی سے مشرقی جانب فرش پر تشریف فرما ہوئے اور ان سے باتیں کرنے لگ گئے اور خاکسار آہستہ آہستہ حضرت اقدس کے دست مبارک دبانے لگا ۔باتیں کرتے کرتے آپ کے جسم مبارک میں جھٹکا سا لگا اور سارا بدن کانپ گیا اور میرے ہاتھوں سے آپ کی کلائی چھوٹ گئی ۔آپ فوراً اندر تشریف لے گئے حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ یہ نزول وحی کا وقت ہے ۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affiliated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)
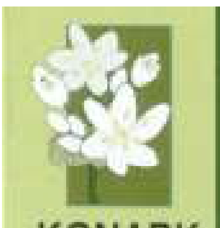
KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus Succulents Seeds
Landscaping - Rental Plants - Exports - Imports

اس جلسہ میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی جماعت ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت ہے
اگر ہم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسیح موعودؑ کو امام الزمان نہ مانا تو ہم گمراہ ہو جائیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02 اگست 2024 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے کارنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مَیں کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جلسہ سے پہلے بھی، جلسہ کے دوران بھی اور جلسہ کے بعد بھی ان انتظامات کے کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا اور ابھی بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت، عورتیں، مرد، بچے ان سب کی یہ ایسی خوبی ہے جس کی غیر بھی تعریف کرتے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔

سوال: حضور انور نے ٹریفک کے انتظامات کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ٹریفک کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ ہمسائے بھی خوش رہے۔ ہر سال ان کی طرف سے شکایات آتی ہیں اس سال شکایات نہیں آئیں بلکہ ان کے خیال میں شاید گذشتہ سال سے حاضری کم تھی جو اتنے آرام سے ٹریفک چلتی رہی حالانکہ حاضری گذشتہ سال سے دو ہزار زیادہ تھی اور جب ان کو یہ بتایا گیا تو اس بات پہ بڑے حیران تھے۔ ماشاء اللہ بہت اچھا انتظام تھا۔ اس علاقے کے ہمارے ایک کونسلر ہیں، جو احمدی ہیں، مربی بھی ہیں، انہوں نے سب ہمسایوں سے تعلقات اور ٹریفک پلاننگ میں بڑا اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔

سوال: فرنچ گیانا سے اسماعیل بیلن صاحب نے جلسے کے تاثرات کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: فرنچ گیانا سے اسماعیل بیلن صاحب جو جلسہ میں شامل ہوئے ان کا جماعت سے پرانا تعلق ہے لیکن بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ ان کو جلسہ کے دوران بیعت کی بھی توفیق مل گئی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی زندگی میں اس طرح کی تقریب جہاں دنیا کی تمام بڑی زبانیں اور نسلیں جمع ہوں کبھی نہیں دیکھی۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی جماعت ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت ہے۔ اگر ہم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پر لبیک نہ کہتے ہوئے مسیح موعودؑ کو امام الزمان نہ مانا تو ہم گمراہ ہو جائیں گے۔

سوال: جاپان سے آئے ہوئے بدھ مت کے چیف پریسٹ یوشیدا صاحب اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جاپان سے آئے ہوئے بدھ مت کے چیف پریسٹ یوشیدا صاحب کہتے ہیں ہم نے جلسہ کے تمام سیشنز میں شرکت کی۔ میری اہلیہ خواتین کی مارکی میں بھی گئی۔ ہم نے نمائشیں بھی دیکھیں اور کچھ دیر کے لیے بازار کی طرف بھی گئے۔ ہر جگہ ایک بات مثالی تھی کہ خدمت کرنے والے رضا کار مستعد اور چوکس نظر آتے۔ پہلے دن سے لے کر آخری دن کے آخری لمحات تک کارکنان کا جوش و جذبہ ویسا ہی قائم و دائم تھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی احباب بھی نہایت مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ دنیا کے سو سے زائد ممالک کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو کئی چیزیں مختلف نظر آتی ہیں، کئی مسائل آسکتے ہیں مگر یہاں ہر ایک کے اخلاق اور رویّے ایک جیسے نظر آئے۔

سوال: چِلّی سے آنے والے ایک مہمان عمر گیبور (Gaibur) صاحب جو چِلّی کی نیشنل حکومت میں ڈائریکٹر آف ورشپ نے اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: چِلّی سے آنے والے ایک مہمان تھے عمر گیبور (Gaibur) صاحب جو چِلّی کی نیشنل حکومت میں ڈائریکٹر آف ورشپ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، کہتے ہیں میرے فرائض میں شامل ہے کہ چِلّی کی حکومت کو ملک میں قائم تمام مذہبی تنظیموں کی رجسٹریشن اور دیگر معاملات میں راہنمائی کروں۔ کہتے ہیں میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں ملک میں قائم مسلم تنظیموں سے رائے دریافت کی تو سب نے منفی تاثرات بیان کیے جن کا خلاصہ یہی تھا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ میں آپ کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد میں آپ کی جماعت کے افراد سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کروں گا اور اپنے زیرِ اثر لوگوں کے سامنے اپنے ذاتی تجربات ظاہر کروں گا کہ احمدی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ بہترین اور مثالی مسلمان ہیں۔

سوال: ایک غیر احمدی مہمان سلیمان باہ صاحب نے اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آئس لینڈ سے آئے ہوئے ایک غیر احمدی مہمان سلیمان باہ صاحب جو پیدائشی طور پر تو گیمبین ہیں کہتے ہیں جلسہ میں شامل ہو کر جماعت کے متعلق علم میں اضافہ ہوا۔ مختلف نمائشوں کی زیارت کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ جماعت دنیا بھر میں کیا کر رہی ہے۔ جماعت کے علم کے حصول اور علم کو پھیلانے کی کاوشوں نے میرے پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس بات نے بھی مجھ پر گہرا اثر چھوڑا کہ تینتالیس ہزار افراد کی شمولیت کے باوجود پردے کا لحاظ رکھا گیا اور مرد اور عورتیں اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے تھے۔

سوال: تائیوان سے آئی ہوئی مہمان ڈاکٹر کرسٹی چانگ صاحبہ نے اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تائیوان سے آئی ہوئی مہمان ڈاکٹر کرسٹی چانگ صاحبہ کہتی ہیں کہ ہمیں ایئرپورٹ سے بڑا ریسیو کیا گیا۔ بہت مہمان نوازی کا سلوک کیا گیا اور پھر ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا جہاں ہم نے دیکھا کہ ہزاروں رضا کار کام سرانجام دے رہے ہیں۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہتی ہیں مَیں نے دنیا کے بہت سے ممالک میں بہت بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن اتنی بڑی کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جس کا انتظام رضا کار انجام دے رہے ہوں۔

سوال: ایک مہمان لورینا ویلا (Lorena Villa Lobos) نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کوسٹاریکا سے آئی ہوئی ایک مہمان لورینا ویلا (Lorena Villa Lobos) کہتی ہیں کہ کوسٹاریکا میں ان کا مسلم مذہبی تنظیموں سے واسطہ رہتا ہے مگر ان میں عورت کا کسی قسم کا کوئی کردار نظر نہیں آتا بلکہ صرف مرد ہی مذہب کی نمائندگی کرتے ہیں جو خاص مذہبی عہدوں پر فائز ہوتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ جماعت احمدیہ میں عورت کو مرد کے برابر مقام دیا جاتا ہے۔ دوسرے دن جب وہ عورتوں کے جلسہ گاہ میں گئیں تو عورتوں کا ڈسپلن اور صفائی کا معیار بہت بہتر نظر آیا۔ کہتی ہیں مجھے بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں قیام امن، سلامتی اور انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے لیے کام کر رہی ہے تو مجھے شروع میں یہی محسوس ہوا کہ یہ سب کچھ صرف بیانات تک محدود ہے لیکن جلسہ میں شرکت کر کے اپنے تجربے سے دیکھا اور تصدیق کی کہ جماعت جو غیروں کو بیان دیتی ہے خود اس پر عمل بھی کرتی ہے۔

سوال: اٹلی کی یونیورسٹی آف فلورینس کے انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے پروفیسر روبرٹو کاتالونو نے اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اٹلی کی یونیورسٹی آف فلورینس کے انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے پروفیسر روبرٹو کاتالونو (Roberto Catalano) ہیں۔ وہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں اس تقریب سے حیران رہ گیا۔ یہ جلسہ دنیا بھر کی قوموں سے کئی ہزار نمائندوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے قابلِ ذکر اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔ جلسہ میں ایک روحانی ماحول محسوس کیا جا سکتا ہے اور امام جماعت بھی جب کچھ بولتے ہیں تو سامعین کی مکمل خاموشی اور توجہ حیران کن ہوتی تھی۔ ایک گہرا روحانی ماحول قائم ہو جاتا تھا۔

❁ ❁ ❁

ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے اور ایسے ظلموں پر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور ہمیشہ جھکتے رہیں گے
ہرانڈ ونیشین اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان انکے جذبۂ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے بلکہ ایمان میں مضبوطی کا باعث بنے ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 07 اپریل 2006 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اللہ تعالیٰ نے جن اور انس کو کس لئے پیدا کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات: 57) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: مَیں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدّعا ٹھہرا رکھا ہے، خواہ کوئی انسان اس مدّعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ انسانوں کی اصلاح کیلئے کیا انتظام فرماتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر انسان پر اللہ تعالیٰ وحی کر کے رہنمائی نہیں کرتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سنت رکھی ہوتی ہے اور وہ انبیاء کے ذریعہ اصلاح ہے جو وہ مختلف لوگوں میں بھیجتا رہا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان اپنی ذہنی صلاحیتوں اور قویٰ کے لحاظ سے اس قابل ہو گیا ہے کہ روحانیت کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر سکے تو آخری شریعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا اور دین مکمل کرنے اور اپنی نعمتوں کے انتہا تک پہنچنے کا اعلان فرمایا اور یہ اعلان فرمایا کہ اب قیامت تک یہی دین ہے جو قائم رہنے والا دین ہے۔ اگر اس کے ساتھ چمٹے رہو گے تو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے فائدے اٹھاتے رہو گے۔

سوال: ایک احمدی کو احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنی زندگی کس طرح گزارنی چاہیئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک احمدی کو احمدیت قبول کرنے کے بعد ڈرتے

ڈرتے اپنی زندگی گزارنی چاہئے کہ کہیں کسی حکم کی نافرمانی نہ ہوجائے۔

سوال: حضور انور نے حیا کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اب آج کل کی دنیا میں، معاشرے میں، ہر جگہ ہر ملک میں بہت زیادہ کھل ہوگئی ہے۔ عورت مرد کو حدود کا احساس مٹ گیا ہے۔ Mix Gatherings ہوتی ہیں یا مغرب کی نقل میں بدن پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں ہوتا، یہ ساری اس زمانے کی ایسی بے ہودگیاں ہیں جو ہر ملک میں ہر معاشرے میں راہ پا رہی ہیں۔ یہی حیا کی کمی آہستہ آہستہ پھر مکمل طور پر انسان کے دل سے، پکے مسلمان کے دل سے، حیا کا احساس ختم کر دیتی ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے ایک چھوٹے سے حکم کو چھوڑتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ حجاب ختم ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر بڑے حکموں سے بھی دوری ہوتی چلی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بھی دوری بھی ہوجاتی ہے۔ اور پھر انسان اسی طرح آخر کار اپنے مقصد پیدائش کو بھلا بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس زمانے میں خاص طور پر نوجوان نسل کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی بیعت کا کیا مفہوم بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: یادرکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اور اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو، قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے۔ اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اُس وقت اپنے فرشتے اُس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اُس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

سوال: جماعت احمدیہ دشمنوں کے ظلم پر کیا نمونہ قائم کرتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے اور ایسے ظلموں پر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور ہمیشہ جھکتے رہیں گے۔ ہر انڈونیشین اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان انکے جذبۂ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے بلکہ ایمان میں مضبوطی کا باعث بنے ہیں۔

سوال: حضور انور نے انڈونیشین بہن بھائیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مَیں اپنے انڈونیشین بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اپنی قوم کے احمدیوں کو تسلی دیں کہ صبر کریں اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ احمدیت کا ایک طُرّہ امتیاز ہے کہ وہ کبھی ظلم کا بدلہ لینے کیلئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ایسی سختی کے، ظلم کے موقعوں پر خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ اُس خدا کے آگے جس نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اُس خدا کے آگے جس نے کہا کہ میرے سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ پس اس سے مدد مانگیں، انشاء اللہ وہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا، کبھی ضائع نہیں کرے گا، کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یاد رکھیں آپ اکیلے نہیں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ عارضی ابتلاء ہے انشاء اللہ گزر جائے گا۔ یہ ابتلاء جو آیا ہے یہ جماعت کی ترقی کیلئے آیا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنان احمدیت کو کیا چیلنج کیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ مَیں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ مَیں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ مَیں اس کے ساتھ، وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ہا ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

✿ ✿ ✿

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 ر جون 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب (آف بیت الفتوح جماعت۔ یوکے)

28 رمئی 2024ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور مکرم مولوی غلام حیدر صاحب مرحوم (معلم وقف جدید کریم نگر فارم) کے بیٹے تھے۔ مرحوم سات سال ملائیشیا میں رہے اور اب ایک سال سے یوکے میں مقیم تھے۔ مرحوم نیک، پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، خوش گفتار اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے۔ مرحوم گلشن اقبال کراچی میں سیکرٹری اشاعت کی خدمت بجالاتے رہے۔ جماعتی رسائل میں بے شمار مضامین لکھے۔ تقریری مقابلوں اور مضمون نویسی میں حصہ لیتے رہے۔ ملائیشیا میں مجلس انصار اللہ کے تحت شائع ہونے والے رسالہ ناصر کے لیے پروف ریڈنگ کا کام کرتے رہے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 4 بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بچوں کو بھی جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک بیٹے مکرم اظہر اقبال صاحب جماعت اپسم کے نائب صدر اور جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال یوکے) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ کریم اللہ صاحب ابن مکرم شیخ حمید اللہ صاحب (دار الصدر غربی لطیف ربوہ)

2 رفروری 2024ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی میاں علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف لکھا نوالی ضلع سیالکوٹ) کے نواسے تھے۔ ٹاؤن شپ ضلع لاہور میں 9 سال تک زعیم انصار اللہ رہے۔ مرحوم شادی سے قبل لیبیا میں الیکٹریشن کا کام کرتے تھے اور ساتھ ساتھ جماعتی خدمت بھی کرتے رہے۔ مرحوم نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم منظور احمد گوندل صاحب ابن مکرم ملا خان صاحب (طاہر آباد غربی ربوہ)

15 رفروری 2024ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی سطح پر مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، سادہ اور منکسر المزاج، ملنسار ایک نیک مخلص بزرگ تھے۔ بڑے بھائی کی وفات کے بعد آپ کی شادی ان کی بیوہ سے ہوئی۔ جن کے بچوں کی کفالت بڑی توجہ اور محبت سے کی۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 6 بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز احمد رفیق ڈوگر صاحب المعروف ممتاز پلاسٹک ہاؤس ربوہ (آف نانو ڈوگر ضلع لاہور، حال باب الابواب شرقی ربوہ)

16 رفروری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تقویٰ شعار، خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والی، سلیقہ شعار، مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کی ہر تحریک پر اول وقت میں لبیک کہنے والی تھیں۔ مرکزی مربیان اور معلمین کا بہت احترام کرتی تھیں۔ گاؤں کے سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملتی رہی۔ مرحومہ نے اپنی طویل بیماری نہایت استقامت اور صبر سے برداشت کی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شفقت اللہ ہمایوں ڈوگر صاحب (کارکن حفاظت خاص۔ اسلام آباد یوکے) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب مرحوم (دندان ساز ربوہ حال لندن)

5 راپریل 2024 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی علی شیر صاحب رضی اللہ عنہ آف زیرہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 6 بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ کوثر تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد سندھو صاحب (سرگودھا)

یکم جنوری 2021ء کو 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت چودھری عبد اللہ خان صاحب پٹواری رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم محمود احمد چیمہ صاحب (سابق امیر و مشنری انچارج انڈونیشیا) کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ نے صدر لجنہ کراچی کے علاوہ مختلف تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، نظام جماعت کی اطاعت گزار اور چندوں میں با

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کوکسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر11875: میں ماہم رفیق بنت مکرم رفیق احمد گلبرگی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ پور پیٹ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کلیم احمد گلبرگی الامۃ : ماہم رفیق گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11888: میں ثمینہ طارق زوجہ مکرم طارق احمد الولی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 گرام 22 کیریٹ حق مہر -/21,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : طارق احمد الولی الامۃ : ثمینہ طارق گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11889: میں مدبر احمد سگری بنت مکرم نعیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 26 اپریل 2004 پیدائشی احمدی ساکن رائچوری ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد کلیم خان الامۃ : مدبر احمد سگری گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11890: میں صہیب احمد سگری ولد مکرم نعیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 19 اگست 2005 پیدائشی احمدی ساکن رائچوری ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد کلیم خان العبد : صہیب احمد سگری گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11891: میں امۃ الشکور صالحہ بنت مکرم وسیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 7 اکتوبر 2006 پیدائشی احمدی ساکن رائچور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد سلیم سگری الامۃ : امۃ الشکور صالحہ گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11892: میں امۃ الحلیم شائلہ بنت مکرم کلیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 11 ستمبر 2006 پیدائشی احمدی ساکن رائچور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم سگری الامۃ : امۃ الحلیم شائلہ گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11893: میں فرید الحق ہوڈری ولد مکرم سراج الحق ہوڈری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سراج الحق ہوڈری العبد : فرید الحق ہوڈری گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11894: میں عادل احمد لاڑجی ولد مکرم نورالدین لاڑجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیوٹ ملازمت تاریخ پیدائش 10 نومبر 1999 پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : نورالدین لاڑجی العبد : عادل احمد گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11895: میں مسرور احمد امان لاڑجی ولد مکرم نورالدین لاڑجی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد کلیم خان العبد : مسرور احمد امان گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11896: میں ارجمند بانو زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ کچی باولی ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس دو تولہ، انگوٹھی دو گرام، کان کی بالیاں 3 گرام، گلے کی چین 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سید عبدالمنان سالک الامۃ : ارجمند بانو گواہ : ہادی احمد

مسل نمبر11897: میں عالیہ فرید بنت مکرم فرید احمد گلبرگی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری تاریخ پیدائش 15 جون 2003 پیدائشی احمدی ساکن Shahpurpet ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : فرید احمد گلبرگی الامۃ : عالیہ فرید گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11898: میں رضیہ شاہین زوجہ مکرم رفیق احمد گلبرگی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن shahpurpet ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: تین گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر -/12,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : مبرور احمد گلبرگی الامۃ : رضیہ شاہین گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11899: میں سمرین سلطانہ زوجہ مکرم محمد رشید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2 جون 1999 پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 30 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: گیارہ تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : چاند پاشاہ الامۃ : سمرین سلطانہ گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر11900: میں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم سلیم مکان دار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2014 ساکن گاؤں ہڈھلی پوسٹ ارکیرا جے تعلقہ شوراپور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد کھلا پلاٹ 30/40

بمقام یڈھلی، زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام۔ 7.5 گرام سونا بطور حق مہر (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد ابراہیم تیر گھر الامۃ : رشیدہ بیگم گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11901: میں عبدالکلیم جینا ولد مکرم عبدالسلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن نزد مسجد حسن تیا پور پوسٹ آفس Rengempet ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد کلیم خان العبد : عبدالکلیم جینا گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11902: میں لیاقت فرید ولد مکرم نصیر استاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکیل تاریخ پیدائش 1 جون 1981 پیدائشی احمدی ساکن نور کمپلکس پوسٹ آفس گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد کلیم خان العبد : لیاقت فرید گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11903: میں ثمینہ کلثوم زوجہ مکرم لیاقت فرید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن نور کمپلکس پوسٹ آفس گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 25 گرام بشکل نیکلس، 30 گرام بشکل چین، 17 گرام بشکل چین، 10 گرام انگوٹھی، 26 گرام کان کی بالیاں، 6 گرام بینگلز (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 50 گرام حق مہر 80 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لیاقت فرید الامۃ : ثمینہ کلثوم گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11904: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم محمد انور احمد لاڑجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ دارالذکر پلاٹ نمبر 4 رحمت نگر پوسٹ آفس گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 تولہ بشکل نکلس، انگوٹھی وغیرہ 22 کیریٹ حق مہر: 2 تولہ سونا 22 کیریٹ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد انور احمد لاڑجی الامۃ : فریدہ بیگم گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11905: میں فائزہ صدف بنت مکرم محمد انور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ دارالذکر پلاٹ نمبر 4 رحمت نگر پوسٹ آفس گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد انور لاڑجی الامۃ : فائزہ صدف گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11906: میں محمد وحیدالدین سلطان ولد مکرم سراج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ میکینک تاریخ پیدائش 19 جون 1981 پیدائشی احمدی ساکن گنیش پور پن 591108 بلجاوی صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سراج الدین العبد : محمد وحیدالدین سلطان گواہ : طارق احمد گلبرگی

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

پھر دیکھیں کہ اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ آپؐ نے نیزہ ہاتھ میں لیا اور سیدھے اپنی قربانی کی طرف گئے۔ آپؐ کا اپنے اونٹ کو نیزہ مارنا تھا کہ صحابہؓ دیوانہ وار اُٹھے اور اپنی قربانیاں ذبح کرنے لگ گئے۔ اب دیکھو یہ قربانی بظاہر بے معنے تھی۔ صحابہؓ مکّہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے عمرہ یا حج نہیں کیا تھا مگر پھر بھی انہوں نے اپنی قربانیاں ذبح کر دیں ایسا کیوں ہوا؟ صرف اسلئے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ اگر لوگ تمہیں بیت اللہ تک نہیں جانے دیتے تو جہاں انہوں نے تمہیں روک دیا ہے تم وہیں قربانی کردو اور سمجھ لو کہ یہی مقام خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ غرض یہ بھی بظاہر ایک بے مصرف قربانی تھی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اس قربانی کا حکم دیا اور اس طرح بتا دیا کہ خواہ کوئی قربانی تمہیں کتنی ہی بے مصرف دکھائی دیتی ہو تمہارا کام ہچکچاہٹ کا اظہار کرنا نہیں، تمہارا کام قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو جھونک دینا ہے۔ تمہیں خدا نے اپنے دین کا سپاہی بنایا ہے۔ تمہارے ہاتھوں پر کفر اور شیطنت کی شکست مقدر ہے۔ تم کام کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس تمہارا جرنیل تمہیں جو کچھ کہتا ہے تم کرو اور جس طرف تمہیں لے جانا چاہتا ہے اُس کے پیچھے جاؤ۔ یہی روح ہے جس کے نتیجے میں تمہیں خیر اور برکت حاصل ہوگی اور جس کے بعد دنیا کی کوئی قوم تمہارے مقابلہ میں کھڑی نہیں ہو سکے گی۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 56، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

بقیہ نماز جنازہ از صفحہ نمبر 13

قاعدہ، دینی شعار کا احترام کرنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم زبیر احمد سندھو صاحب خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم چودھری سمیع اللہ رشید صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم رشید صاحب (ربوہ)

3/نومبر 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو گاؤں میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ اکثر جمعہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ نماز باجماعت، روزہ اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کے پابند تھے۔ بہت اچھے اخلاق کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(7) مکرمہ راحت رشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب (ربوہ)

22/نومبر 2023ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ چودھری عبدالرحیم نذیر صاحب کی بیٹی اور مکرم عبدالسلام صاحب مرحوم (سابق نائب افسر حفاظت خاص) کی بہو تھیں۔ جلسہ سالانہ ربوہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات پر ڈیوٹی دیتی رہیں۔ وفات سے قبل ربوہ میں گروپ لیڈر تھیں۔ مرحومہ اچھے اخلاق کی مالک ایک ہمدرد مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرم ظفر علی گوندل صاحب ابن مکرم محمد یار صاحب (طاہر آباد غربی ربوہ)

15 فروری 2024ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نمازوں کے پابند، سادہ طبیعت کے مالک ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم 1995ء میں اپنی فیملی کے ہمراہ احمدیت میں شامل ہوئے۔ اپنے والد یار محمد صاحب کی وفات کے بعد مکرم منظور احمد گوندل صاحب (جن کا ذکر پہلے ہوا ہے) کے زیر کفالت رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁❁❁

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

عبادت کے معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے تہجد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

اخلاقی حالت کو بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے مربی کو بلند حوصلہ ہونا چاہیے

زبان میں نرمی بھی بہت ضروری چیز ہے

(خطاب بر موقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ، کینیڈا اور جرمنی ۲۰۲۴ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

Love for All Hatred for None

99493-56387

Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 12 - September - 2024 Issue. 37

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ابوسفیان طاقت کے نشے میں چور ایک لشکر جرار لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوا، جب عین مدینہ کے قریب پہنچا تو اچانک اپنے سامنے پانچ کلومیٹر لمبی آٹھ نو فٹ گہری اور چوڑی خندق دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے

غزوۂ خندق کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں غزوہ احزاب کا ذکر کروں گا جو پانچ ہجری بمطابق فروری اور مارچ 627ء میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیات 10 تا 26 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔

پھر فرمایا: اس جنگ کو جنگ خندق بھی کہا جاتا ہے کیونکہ عرب کے دستور کے خلاف پہلی مرتبہ مسلمانوں نے خندق کھود کر دفاعی جنگ لڑی تھی۔ قرآن کریم نے اس کو احزاب کا نام دیا ہے۔ احزاب حزب کی جمع ہے جس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں۔ چونکہ اس جنگ میں عرب کی مختلف جماعتیں اور گروہ اکٹھے مل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے اس جنگ کو جنگ احزاب کہا گیا۔

ربیع الاول چار ہجری میں یہود کا قبیلہ بنونضیر اپنی عہد شکنی بغاوت اور نبی ﷺ کو قتل کرنے جیسی سازشوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔ اس عہد شکن باغی قبیلہ کی سزا تو اس سے کہیں سخت تھی لیکن ان کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے عفو و درگذر اور رحم فرماتے ہوئے ان کو جلاوطن کر دیا جس پر یہ قبیلہ اپنا سارا ساز و سامان لے کر مدینہ سے کچھ دور خیبر میں جا کر آباد ہو گیا لیکن ابھی چار مہینے ہی گزرے تھے کہ احسان فراموش اور سازشی کردار کے حامل یہود نے آنحضرت ﷺ اور اسلام کے خلاف ایک خوفناک منصوبہ بنایا تا کہ مسلمان مکمل طور پر تباہ ہو جائیں۔

منصوبے کے مطابق بنونضیر کا سردار حیی بن اخطب جو اپنے غرور اور تکبر اور اسلام کے خلاف کینہ اور جوش کی وجہ سے یہود کا ابوجہل کہلائے جانے کا مستحق ہے اپنے سرکردہ ساتھیوں کے ساتھ مکہ گیا اور ابوسفیان اور دیگر قریشی عمائدین سے ملاقات کی اور قریش کو کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم محمد اور ان کے ساتھیوں کا نام و نشان مٹانے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں تا کہ ہم سب مل کر محمد اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایک معاہدہ کریں۔ مشرکین قریش کو اور کیا چاہئے تھا وہ تو پہلے ہی یہ خونی عزائم رکھتے تھے اور بدر اور احد جیسی جنگی کارروائیاں کر چکے تھے لیکن اپنی دلی مراد پوری نہیں کر سکے تھے۔ بدر کے انتقام اور احد کی ندامت کے زخم پھر سے تازہ ہو گئے۔ ابوسفیان نے بنونضیر کے ان سرداروں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ تم اپنے گھر آئے ہو اور تمام لوگوں میں سے ہمیں وہ زیادہ محبوب ہے جو محمد کی دشمنی پر ہماری مدد کرے۔ باہم گفت و شنید کے بعد قریش کے پچاس لوگ اور ان یہود نے خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر پختہ عہد کرتے ہوئے قسمیں کھائیں کہ وہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور ہم سب مل کر محمد اور ان کے ساتھیوں کو ملیا میٹ کر دیں گے۔

بہرحال ابوسفیان کے ساتھ مل کر مدینہ پر ایک زبردست حملہ کرنے کی سکیم اور تاریخ طے کرنے کے بعد بنونضیر کا یہ وفد عرب کے اُن دوسرے قبائل کی طرف گیا جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور کئی ایک ناکام حملے بھی کر چکے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے وہ بنوغطفان کے پاس گیا یہ ملک عرب میں ایک بہادر قبیلہ شمار ہوتا تھا اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینے میں نمایاں تھا۔ بنوغطفان نے بھی حمایت کا وعدہ کر لیا اور اپنی طرف سے چھ ہزار فوج کی ضمانت دی۔ اس کے بعد یہود کا یہ گروہ بنوسلیم کے پاس گیا تو اس نے بھی بخوشی حامی بھر لی۔ اسی طرح بنوفزارہ، عیینہ، بنواسد، بنومرہ اور بنواشجع سب نے بنونضیر کی دعوت قبول کی اور مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ یہ سارے وہ قبائل تھے جو اپنی بہادری میں پورے عرب میں ایک نام رکھتے تھے۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ:

مکہ کے قریش اور نجد کے قبائل غطفان و سلیم گو پہلے سے ہی مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور آئے دن مدینہ کے خلاف حملہ آوری کی فکر میں رہتے تھے مگر ابھی تک انہوں نے اپنی طاقتوں کو اسلام کے خلاف ایک میدان میں مجتمع نہیں کیا تھا۔ لیکن جب یہود کے قبیلہ بنونضیر کے لوگ اپنی غداری اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کئے گئے تو ان کے رؤساء نے اس شریفانہ بلکہ محسنانہ سلوک کو فراموش کرتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تھا آپس میں یہ تجویز کی کہ عرب کی تمام منتشر طاقتوں کو ایک جگہ جمع کر کے اسلام کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی جاوے اور چونکہ یہودی لوگ بڑے ہوشیار و چالاک تھے اور اس قسم کے سازشی کاموں میں خوب مہارت رکھتے تھے اس لئے ان کی مفسدانہ کوششیں بار آور ہوئیں اور قبائل عرب ایک جان ہو کر مسلمانوں کے خلاف میدان میں نکل آئے اور ایک سیل عظیم کی طرح مدینہ پر امڈ آئے اور یہ عزم کیا کہ جب تک اسلام کو صفحہ دنیا سے مٹا نہیں لیں گے واپس نہیں لوٹیں گے۔ یہودی رؤسا میں سے سلام بن ابی الحقیق، حیی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع نے اس اشتعال انگیزی میں خاص طور پر حصہ لیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

یہود کے دو قبیلے جو لڑائی، فساد، قتل اور قتل کرنے کے منصوبوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے۔ ان میں سے بنونضیر کا کچھ حصہ تو شام کی طرف ہجرت کر گیا اور کچھ حصہ مدینہ سے شمال کی طرف خیبر نامی ایک شہر کی طرف ہجرت کر گیا۔ خیبر عرب میں یہود کا ایک بہت بڑا مرکز تھا اور ایک قلعہ بند شہر تھا۔ یہاں جا کر بنونضیر نے مسلمانوں کے خلاف عربوں میں جوش پھیلانا شروع کیا۔ مکہ والے تو پہلے ہی مخالف تھے کسی مزید انگیخت کے محتاج نہ تھے۔ اسی طرح غطفان نامی نجد کا قبیلہ جو عرب کے قبیلوں میں بہت حیثیت رکھتا تھا وہ بھی مکہ والوں کی دوستی میں اِسلام کی دشمنی پر آمادہ رہتا تھا۔ اب یہود نے قریش اور غطفان کو جوش دلانے کے علاوہ بنوسلیم اور بنواسد دو اور زبردست قبیلوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف اکسانا شروع کیا اور اسی طرح بنوسعد نامی قبیلہ جو یہود کا حلیف تھا اس کو بھی کفارِ مکہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار کیا۔ ایک لمبی تیاری کے بعد عرب کے تمام زبردست قبائل کے ایک اتحادِ عام کی بنیاد رکھ دی گئی جس میں مکہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ مکہ کے اِردگرد کے قبائل بھی تھے اور نجد اور مدینہ سے شمال کی طرف کے علاقوں کے قبائل بھی شامل تھے اور یہود بھی شامل تھے۔ اِن سب قبائل نے مل کر مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لئے ایک زبردست لشکر تیار کیا۔

انکی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ قریش مکہ چار ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ بنوسلیم سات سو، بنوفزارہ ایک ہزار، بنواشجع چار سو، بنومرہ چار سو، بنوغطفان چھ ہزار کا لشکر لے کر نکلے اور یہود کی طرف سے دو ہزار سے زائد کی ریزرو فوج تھی ان کی تعداد کم سے کم دس ہزار اور بعض روایات کے مطابق چوبیس ہزار کے قریب تھی۔ ان سب کی قیادت ابوسفیان بن حرب کے ہاتھ میں تھی جو اُس وقت تک کی تاریخ عرب کی سب سے بڑی فوجی مہم تھی۔ اس طرح یہ لشکر شوال پانچ ہجری مطابق فروری و مارچ 627ء میں مدینہ کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

مختلف مؤرخوں نے اس لشکر کا اندازہ دس ہزار سے چوبیس ہزار تک لگایا ہے لیکن ظاہر ہے کہ تمام عرب کے اجتماع کا نتیجہ صرف دس ہزار سپاہی نہیں ہو سکتا یقیناً چوبیس ہزار والا اندازہ زیادہ صحیح ہے اور اگر اور کچھ نہیں تو یہ لشکر اٹھارہ بیس ہزار کا تو ضرور ہوگا۔ مدینہ ایک معمولی قصبہ تھا اِس قصبہ کے خلاف سارے عرب کی چڑھائی کوئی معمولی چڑھائی نہیں تھی۔ مدینہ کے مرد جمع کر کے جن میں بوڑھے، جوان اور بچے بھی شامل تھے صرف تین ہزار آدمی نکل سکتے تھے۔ اس کے برخلاف دشمن کی فوج بیس اور چوبیس ہزار کے درمیان تھی اور پھر وہ سب کے سب فوجی آدمی تھے۔ جب شہر میں رہ کر حفاظت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس میں بچے اور بوڑھے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر جب دور دراز مقام پر لشکر چڑھائی کر کے جاتا ہے تو اس میں صرف جوان اور مضبوط آدمی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کا شعبہ جاسوسی بھی اس ساری صورتحال سے بے خبر نہ تھا اور چاروں طرف سے خبریں آپ تک پہنچ رہی تھیں۔ آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ زیادہ تر رائے یہ سامنے آئی کہ مدینہ کے اندر رہتے ہوئے دفاع کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ روایات کے مطابق حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کا مشورہ دیا۔ یہ رائے سب کو اچھی لگی اور آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے اندر رہتے ہوئے دفاع کرنے کا فیصلہ فرمایا اور خندق کھودنے کا ارشاد فرمایا۔ بعض کتب سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کھودنے کا فیصلہ صرف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً نبی کریم ﷺ کو یہ طریق بتایا تھا۔

جب ابوسفیان طاقت کے نشے سے چور ایک لشکر جرار لے کر مدینہ کی طرف حملہ آور ہوا اور جب اسے اہل مدینہ کی طرف سے کہیں بھی کوئی روک نظر نہ آئی تو غرور اور تکبر میں اور بھی بڑھ گیا لیکن جب اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے وہ عین مدینہ کے قریب پہنچا تو اچانک اپنے سامنے پانچ کلو میٹر لمبی آٹھ نو فٹ گہری اور چوڑی خندق دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ یہ خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ گھوڑوں سے بھی اس کو عبور کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ جب یہ لوگ اس خندق کو عبور کرنے سے عاجز آ گئے تو ابوسفیان نے ایک خط نبی کریم ﷺ کو لکھا جس میں اس نے لکھا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ ہمارے مقابلے سے کترا رہے ہو اور اپنے گرد اگرد خندقیں کھود لی ہیں۔ اے کاش مجھے معلوم ہو کہ تمہیں یہ طریق کس نے بتایا ہے اور اگر ہم واپس چلے بھی گئے تو یاد رکھنا کہ جنگ احد کا دن پھر ایک بار تمہیں یاد دلا دیں گے کہ جس میں اب تمہاری عورتیں بھی ذبح کی جائیں گی۔ اس کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ایسا فیصلہ صادر فرمائے گا کہ تم لات اور عزی کا نام تک بھول جاؤ گے۔ آپ نے لکھا کہ سنو انجام کار خدا ہمیں کامیاب کرے گا اور اے بنو غالب کے احمق یاد رکھو کہ ایک دن آئے گا کہ تمہارا لات عزی عساف نائلہ اور ہبل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور اس دن مَیں تمہیں یہ سب یاد دلاؤں گا۔

حضور انور نے فرمایا: باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

فرمایا: آجکل پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستانی احمدی خود بھی دعاؤں کی طرف توجہ دیں صدقات کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور مخالفین کے شر سے ان کو بچائے اور شریروں کے شر ان لوگوں پر الٹائے۔ عمومی طور پر دنیا کی بہتری کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی فتنہ و فساد سے بچائے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad